

مضمون	صفحات

مضمون	صفحات

بسم اللہ

پیش لفظ

مساجد کی تعمیر، رباطوں اور مسافر خانوں کا قیام، صدقاتِ جاریات چھوڑ کر جانا، اور اس سلسلہ میں ایک دوسرے پر فوقیت حاصل کرنے کا جذبہ، مسلمانوں میں ہمیشہ پایا جاتا رہا ہے۔ ریاست ٹونک جو راجپوتانہ میں ایک چھوٹی سی مسلم ریاست تھی، قیام ریاست کے بعد ہی، اس ٹونک جیسی چھوٹی بستی میں کثیر تعداد میں مساجد تعمیر ہوئیں، مسافر خانے، سرائیں اور رباطیں، وجود میں آئیں اور ان تمام چیزوں کے لیے بے شمار جائیدادیں۔ ان نیک کاموں کے مصارف کے لیے وقف کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا، جو الحمدللہ اب تک قائم ہے ـــــ اس معاملہ میں جس طرح عام مسلمانوں نے خوب حصّہ لیا ہے، اسی طرح یہاں کے رؤسا نے بھی پوری توجہ سے کام لیا، جس کی تفصیلات کا یہ موقع نہیں ہے۔

اس کتابچہ میں جس خاص پہلو کو اجاگر کرنا ہے وہ ان رؤسا اور رؤسائے ٹونک کی ان بیگمات کی وہ نہ مٹنے والی، ابدی و سرمدی خدمت ہے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں رباطوں کی شکل میں قائم ہو کر نمودار ہوئی۔

یہ وہ خدمت ہے جس نے ہزاروں میل، دور افتادہ، اس معمولی ریاست کو، حرمین شریفین جیسے مقاماتِ مقدسہ میں زندہ و جاوید حیثیت عطا کی۔

اور یہ وہ صدقۂ جاریہ ہے جو انشاء اللہ ابدالآباد تک حجاج کرام اور زائرینِ بیت اللہ الحرام کے قیام کا ذریعہ بن کر، ہمیشہ بانی اور واقف حضرات کی مغفرت اور ان کے لیے وسیلۂ آخرت کا سبب بنتا رہے گا۔

حجاج کی خدمت کرنا، انہیں زیادہ سے زیادہ سہولت پہنچانے کی کوشش کرنا، روانہ ہوتے وقت، دلی جذبات اور قلبی رقتوں کے ساتھ انہیں رخصت کرنا، واپسی کے موقع پر قلبی مسرتوں اور بے پناہ محبتوں کے ساتھ ان کا خیر مقدم کرنا اور ان سے دعائیں کرانا، اس آمد و رفت میں جہاں جہاں ممکن ہو، حجاج کرام کے قیام و طعام کا انتظام کرنا یا ان کی کسی دوسری طرح کی خدمت کا موقع مل جانا ہمیشہ سے مسلمانوں کا دلی جذبہ رہا ہے۔

یہ وہ جذبۂ خیر ہے جس میں کسی صدی کا مسلمان پیچھے نہیں رہا۔ آج وہ صابو صدیق مسافر خانہ، جس کی چہار منزلہ وسیع و عریض عمارت بمبئی جیسے گنجان شہر میں، آج سے نہیں بیسیوں سال پہلے سے، حجاج کرام کی ہمہ قسم کی خدمت کر کے فخر محسوس کرتی ہے، کون ہے جس کے دل سے اس عظیم الشان عمارت کے بانی اور واقف حضرات کے لیے دل سے دعا نہ نکلتی ہو۔ یہی مقام انشاء اللہ اس بیت الحجاج کو بھی ملے گا جس کی بلند اور جدید ترین عمارت کی تعمیر کا سلسلہ اسی بمبئی شہر میں تیزی سے جاری ہے۔

یہی وہ جذبہ تھا جس نے ہمیشہ بندرگاہوں اور سمندری کناروں پر، حاجیوں کے لیے مسافر خانے کھلوائے، رباطیں قائم کرائیں، سرائیں آباد کرائیں۔ اہلِ خیر نے مستقل طور پر لنگر خانے جاری کر دیئے۔ پھر یہ بات کسی خاص مقام، خاص علاقے اور خاص ملک کے لیے ہی مخصوص نہیں رہی ہے بلکہ دنیا کے ہر علاقے اور ہر ملک میں اسکے آثار پائے جاتے ہیں اور آج بھی

ہر جگہ اس کے مظاہر نظر آتے ہیں۔

کیوں نہیں، سید الکونین، سرکارِ دو عالم، نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اَلْمُؤْمِنُ تَحْتَ ظِلِّ صَدَقَتِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

مومن بندہ قیامت کے دن اپنے صدقہ جاریہ یا کارِ خیر ہی کا سایہ حاصل کر سکے گا۔

اسی طرح آپ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا مَاتَ اِبْنُ اٰدَمَ یَنْقَطِعُ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ، صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْلَہٗ۔

جب ابنِ آدم مرجاتا ہے تو اسکے تمام اعمالِ صالحہ کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے۔ مگر تین چیزیں ایسی ہیں جن کا سلسلہ مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے اول صدقہ جاریہ جو اس نے اپنے لیے چھوڑا ہو۔ دوسرے وہ علم جس کے ذریعہ اسکے مرنے کے بعد بھی نفع حاصل کیا جاتا رہے اور تیسرے وہ صالح اولاد جو اس نے چھوڑی، اور وہ اسکے لیے ہمیشہ دعائیں کرتی رہے۔

اسی جذبۂ خیر کے پیشِ نظر ہر دور کے مسلمانوں نے کوشش کی کہ خود حرمین شریفین میں حجاج کرام کے قیام میں جس قدر سہولتیں ممکن ہو سکتی ہوں، ان کو فراہم کرنے کی کوشش کریں اور یہی وہ جذبہ ہے جس کی وجہ سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بے شمار رباطیں، مسافر خانے اور سرائیں وجود میں آتی رہی ہیں۔

راجستھان کی دور افتادہ یہ ریاست، ریاست ٹونک اس معاملہ میں

کبھی کسی سے پیچھے نہیں رہی ہے۔ حرمین شریفین میں اس ریاست کی ایک نہیں پانچ رباطیں، یکے بعد دیگرے قائم ہوئیں۔ اور ہزاروں نہیں بلکہ اس دور اور اس زمانہ میں۔ لاکھوں روپئے خرچ کرکے، حجاج کے لیے وہ سہولت پیدا کردی گئی ہے جس کی افادیت کا اندازہ، ایک بار، حج کے موقع پر وہاں قیام کرکے ہی ہوپاتا ہے۔

یہ رباطیں کب قائم ہوئیں، کس طرح قائم ہوئیں، ان کے بیعنامے اور وقف نامے کس کس طرح تیار ہوئے یہی وہ تمام تاریخی مواد ہے جس کو فراہم کرنے اور یکجا مرتب کرکے شائع کرنے کی غرض سے یہ کتابچہ تیار کیا گیا ہے۔

جب تک یہ ریاست اپنی مستقل حیثیت رکھتی تھی، اس وقت تک یہ تمام ریکارڈ محفوظ اور ہر طرح کے خطرات سے مامون و مصئون تھا، لیکن تقسیم ہند اور انضمام ریاست کے بعد جو عام انتشار پیدا ہوا، اس کے پیش نظر سخت خطرہ لاحق تھا کہ آہستہ آہستہ یہ چیزیں ضائع نہ ہوجائیں۔ اس لیے کونسل کے ریکارڈ، توشک خانہ کے دفتر، اور وقف کمیٹی ٹونک کے فائلوں سے اس سلسلہ کی تمام معلومات فراہم کرکے ایک کتاب کی شکل میں پیش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اللہ نے اس سلسلہ میں دوسرا فضل یہ فرمایا کہ ۱۹۷۶ء میں ان ہی رباطوں کے صحیح حالات معلوم کرنے اور ان کا نظم و نسق سدھارنے کی غرض سے حج بیت اللہ کے سفر کا بھی موقع عنایت فرمادیا۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ دفتری ریکارڈ سے جو حالات جمع کئے گئے تھے، وہاں حاضر ہوکر ان کی تصدیق کرلی گئی۔ عملی طور پر رباطوں کے نقشے تیار کرائے گئے۔ ان کے فوٹو تیار کراکے اس کتابچہ میں شامل کرانے کی کوشش کی گئی۔ امید ہے کہ یہ معلومات، عوام و خواص سب کے لیے مفید رہے گی۔ اور اس کی اشاعت خود ان موقوفہ جائیدادوں کی حفاظت کے لیے بھی اہم

ثابت ہوگی۔

اِن حالات کو مرتب کرنے کی طرف توجہ، سب سے پہلے ہمارے کرم فرما، مرزا مصطفےٰ بیگ صاحب پینشنر ناظم وحال سکریٹری، ضلع وقف کمیٹی، ٹونک نے دلائی۔ آپ خود اپنی ذات کے لحاظ سے مستقل طور پر معلومات کا ایک انسائیکلوپیڈیا ہیں۔ اس لیے توجہ دلانے کے ساتھ ساتھ آپ نے حتی الامکان، اس کی ترتیب و اشاعت میں بھی دل چسپی لی اور پورا پورا تعاون فرمایا۔ اسی طرح جناب شمس الدین احمد صاحب پنشنر ٹریزری آفیسر ٹونک، جو ریاست کے زمانہ میں بھی اسٹیٹ کونسل کے سکریٹری رہے ہیں اور ریاست کے حالات سے پوری طرح باخبر اور واقف کار ہیں۔ پنشن ہو جانے کے بعد بھی عرصہ دراز تک نواب صاحب ٹونک کے پرائیویٹ سکریٹری رہے۔ وقف کمیٹی ٹونک کے پہلے بھی صدر رہے ہیں اور اب بھی ضلع وقف کمیٹی ٹونک کے صدر ہیں، آپ نے بھی اس جذبۂ خیر کو سراہا اور حالات کی ترتیب میں پورے تعاون کا اظہار کر کے ہمت افزائی فرمائی۔

آپ نے نواب صاحب کے شروع زمانہ ہی سے منشی صفدر حسین صاحب مرحوم دیوان توشک خانہ کے ذریعہ رباطوں کی خریداری اور وقف ہونے سے متعلق کاغذات کو باہر جانے سے روکا اور انکو تلاش کر کے یک جا کرایا۔ پھر پرائیویٹ سکریٹری ہونے پر مزید تلاش کے بعد دیگر دستاویزات بھی حاصل کیں اور ان کو محفوظ کیا۔ آج یہی اہم مواد اس کتاب کی ترتیب میں ممد و معاون ثابت ہو رہا ہے۔

اس سلسلہ میں ہم نالی جناب معلی القاب عزیز الدولہ امیر الملک ہز ہائینس نواب محمد اسمٰعیل علی خاں صاحب صولت جنگ مرحوم و مغفور (افسوس آج ہمیں انہیں مرحوم و مغفور اور جنت آرامگاہ لکھنا پڑ رہا ہے۔ ورنہ جس وقت یہ

حالات تین سال قبل ترتیب دیئے گئے تھے اس وقت موصوف حیات تھے اور ان حالات کی اشاعت میں بڑی دلچسپی کا اظہار فرما رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ نواب صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے، ان کی لغزشوں سے درگزر فرمائے اور ان کے بزرگوں نے حرمین شریفین میں جو صدقاتِ جاریہ چھوڑے ہیں، انکے صدقے، مرحوم کے درجات بھی بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین) کے نہایت مشکور ہیں کہ آپ نے وقت پر اصل سندات عنایت فرمائیں۔ اور انہیں نقل کرنے اور ان کا عکس لے کر انہیں شائع کرنے کی اجازت عطا فرمادی۔ وہ خود رئیس تھے اور اپنے بزرگ رئیسوں کے جانشین ہونے کی حیثیت سے بہ نفسِ نفیس ان رباطوں کے متولی بھی تھے۔ اور ان رباطوں میں سے ایک رباط تو خود آپ کی والدہ صاحبہ محترمہ، ملکہ جمیل الزمانی بیگم صاحبہ (اللہ تعالےٰ انہیں خیر و عافیت کے ساتھ زندہ و سلامت رکھے) کی خرید کردہ اور وقف کردہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سرکارِ عالی نے اس ریکارڈ کی اشاعت کی اجازت دے کر تمام مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا ہے۔

دوسرا احسان جس کا ذکر اگرچہ اس وقت بے موقع ہے لیکن چونکہ ایک اعتبار سے وہ بھی حرمین شریفین اور حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ پاک ہی سے متعلق ہے اس لیے اس موقع پر اس کا ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ یہ اقدام کرنے میں سرکار نے جس طرح اپنے حقیقتی اور دلی جذبہ کا اظہار کرکے دور بینی اور پیش بینی کا ثبوت دیا ہے، اور اللہ کے یہاں بڑے اجر و ثواب کے مستحق ہوئے ہیں۔ اس طرح تمام مسلمانوں پر بھی بڑا احسان کیا ہے کہ ریاست ٹونک کا وہ روایتی اور تاریخی میلاد النبی کا وہ بیش بہا اور قیمتی، سونے چاندی کا سامان

جو ان کے بزرگ رئیسوں کا جمع کردہ اور ان کے جذبہ حب النبی کا بہترین نمونہ تھا، جرأت اور ہمت کے ساتھ ہمیشہ ہمیش تک کے لیے وقف ہونے کا اظہار فرمایا۔ سامان ہی نہیں جس محل میں مولود شریف کی یہ محفلیں منعقد ہوا کرتی تھیں اور اب بھی منعقد ہوتی ہیں مع اسکے متعلقہ صحن و بالائی عمارت اور عزب مدریہ دروازے کے' وقف فرما دیا۔ اسی دروازے کے سامنے منظر باغ کی مسجد ہے اور مسجد کے پیچھے کی تمام زرعی زمین بھی مسجد وغیرہ کے مصارف کے لیے وقف ہے۔ یہ پورا پلاٹ اسی غرض سے وقف ہے۔ پھر وقف کرنے کے بعد چند ذمہ داروں کو طلب فرما کر (جس میں میں خود بھی شامل ہوں اور اسی وجہ سے ان کے اس حقیقی جذبہ کا اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں) ہدایت کی کہ جب تک ممکن ہو سکے میلاد کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رکھا جائے اور پوری کوشش کی جائے کہ یہ سلسلہ منقطع نہ ہو تاکہ ہمارے ان بزرگوں کی یہ یادگار قائم رہے۔ اگر اتفاق سے کبھی یہ سلسلہ بالکل منقطع ہو جائے اور اس کا باقی رکھنا کسی طرح ممکن نظر نہ آئے تو یہ سامان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارکہ کیلئے وقف ہے۔ یہ تمام سامان وہاں پیش کر دیا جائے تاکہ روضۂ پاک میں محفوظ رہے یا روضۂ پاک پر صرف کر دیا جائے۔ یہ ہدایت ان کی ایک امانت تھی جس کا ذکر کرنا حرمین شریفین کے اس وقف کے سلسلے میں میرے لیے ضروری اور برمحل تھا۔ اللہ تعالےٰ اس وقف کو بھی قبول فرمائے۔

اس کتاب کی ترتیب میں وقف کے سلسلہ کے ابتدائی حالات بھی بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور جو خط و کتابت اس سلسلہ میں ریاست کی جانب سے ہوتی رہی اس سے بھی واقعات اخذ کرنے میں پورا استفادہ کیا گیا ہے۔ اصل سندات اور رباطوں سے متعلق تمام حسابات کی نقول تلاش کی گئی

ہیں عربی عبارت کے بعد اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ اصل اسناد کے عکس بھی فوٹو کاپی کرا کے شائع کرائے جا رہے ہیں تاکہ یہ ذخیرہ اور تاریخی ریکارڈ پوری طرح محفوظ رہ سکے۔

کتابچہ کو زیادہ مفید بنانے کے پیشِ نظر جہاں جس کا ذکر آیا ہے، وہاں فٹ نوٹ کی شکل میں وضاحتی نوٹ دینے کی کوشش بھی کی گئی ہے تاکہ یہ ذخیرہ مکمل حالت میں سامنے آئے۔

میں اس کتابچہ کی ترتیب اور اس کی اشاعت کے سلسلہ میں "وقف حرمین شریفین بیگمات ٹونک" اور اس کمیٹی کے تمام اراکین کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے اس ریکارڈ کا شائع ہونا ضروری سمجھکر اس کتابچہ کی اشاعت کے اسباب فراہم کیے۔ اور ادارہ کی جانب سے اس کی اشاعت کے مصارف برداشت کیے۔ بحمداللہ یہ ادارہ حرمین شریفین کے ان اوقاف اور ان موقوفہ جائیدادوں کی خدمت پوری مستعدی اور دیانت داری کے ساتھ کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اس سلسلہ میں ادارہ کی جانب سے مجھے ان رباطوں کے تفصیلی حالات دیکھنے، ان کا نظم و نسق سدھارنے اور حجاج کو مزید سہولت اور راحت کے اسباب فراہم کرنے کی غرض سے حج کے موقع پر حرمین شریفین میں حاضر ہونے کا موقع ملا ہے۔ اور بحمداللہ اس زمانۂ قیام میں اس سفر کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کی ہے۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ اس محنت کو قبول فرمائے۔ اور یہ رباطیں جو واقف حضرات کی زندہ و جاوید یادگاریں ہیں، قیامت تک اسی طرح حجاج کرام اور زائرین بیت اللہ الحرام کے کام آتی رہیں۔ اور ہر دور میں ان سے اسی طرح استفادہ کیا جاتا رہے۔ (آمین)

وما ذٰلك على الله بعزيز

المُرتّب

28105

محمد عمران عفی عنہ

(حکیم محمد عمران خاں ٹونکی)
سکریٹری
وقف حرمین شریفین بیگمات ٹونک
ٹونک (راجستھان)
(الہند)

۱۰ ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ
مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۷۸ء روز یک شنبہ

نوٹ :- اس کتاب کے زیادہ حصہ پر نظر ثانی کا موقع چونکہ سفر حج میں ملا تھا۔ اس لیے اس مقدمہ کی تکمیل سفر سے واپسی میں بتاریخ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۷۷ء بروز سہ شنبہ بوقت ۱۰ بجے دن کے اس وقت ہوئی جبکہ ہمارا جہاز محمدی بندرگاہ عدن میں کچھ دیر کے لیے لنگر انداز تھا۔ بعض عوائق اور مجبوریوں کی وجہ سے یہ کتابچہ اس وقت شائع نہ ہوسکا اور اب اس کی اشاعت کا موقع مل رہا ہے۔

جذباتِ خیر

اور

رباطوں کی خریداری

راجپوتانہ کی یہ ریاست، ریاست ٹونک، ۱۸۱۷ء، ۱۲۳۴ھ میں ضابطہ میں قائم ہوئی۔ یہاں کے رؤسا چونکہ علم دوست اور علماء کے قدردان تھے اسلئے جلد ہی اس ریاست میں، علماء، صلحاء اور نیک جذبہ رکھنے والا اچھا خاصا طبقہ آہستہ آہستہ جمع ہو کر آباد ہو گیا۔ مسجدیں آباد ہوئیں، مدرسے قائم ہوئے، سرائیں اور مسافرخانے تعمیر ہوئے اور ہر نیک کام میں ایک دوسرے پر فوقیت حاصل کرنے کے پیشِ نظر ہر طبقے اور ہر حلقے کی جانب سے خیر ہی خیر کے آثار نمودار ہونے لگے۔

حج کا جذبہ بھی چونکہ ایک مسلمان کا فطری جذبہ ہے، اس لیے جدید آبادی میں ان اہلِ خیر کے جمع ہونے کے بعد ہی سے یہاں حجاج کی آمدرفت کا سلسلہ بھی بدستور قائم رہا۔ اور کثرت سے لوگ حرمین شریفین میں حاضر ہو کر اپنے فریضۂ حج کی ادائیگی میں برابر مصروف رہے۔ اس ریاست سے جانے والے حجاج کی تاریخ بھی چونکہ ایک مستقل تاریخ کی حیثیت رکھتی ہے اس لیے اسے بھی مرتب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

بہرحال یہ بات متعین ہے کہ یہاں کے خواص و عوام اور یہاں کے رؤسا کے ان ہی مذہبی رجحانات کی وجہ سے، یہاں کے ہر طبقے میں خیر کا جذبہ تھا۔ اوّل تو اس دور کا ماحول ہی انسانوں کو ہمیشہ اچھے کاموں کیلئے

آمادہ کرتا رہتا تھا۔ لیکن بعض روحیں پیدائشی طور پر کچھ خصوصی جذبہ اور خصوصی صلاحیت اپنے میں ساتھ لے کر آیا کرتی ہیں ــــ ان ہی اصحاب خیر میں یہاں کی چند بیگمات بھی تھیں، جو [illegible] اپنی خیر خیرات، داد و دہش اور غربا۔ نوازی و مساکین پروری میں نہ صرف مشہور تھیں، بلکہ واقع میں وہ ہر خیر کے کاموں میں بہانے تلاش کیا کرتی تھیں۔ یہ لوگ مجسم خیر تھے۔ خیر کا جذبہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ان کی ذات لوگوں کے لیے باعث رحمت و برکت تھی۔ فردوس زمانی بیگم صاحبہ، ہاجرہ بیگم اور خلیل زمانی بیگم صاحبہ وغیرہ ان میں سے چند ہیں جو ہمیشہ اس تلاش میں رہا کرتی تھیں کہ ان کی ذات سے کسی کو فیض پہنچے۔ کسی غریب کی مدد ہو، کسی بے سہارے کا سہارا بنیں اور کسی ضرورتمند کی ضرورت پوری کر سکیں۔ یا پھر صدقہ جاریہ کے طور پر ایسی یادگار قائم کر جائیں جو ابد تک ان کے لیے اجر کا سبب بن سکے۔

حرمین شریفین میں رباطیں قائم کرنے کے سلسلے میں بھی ان ہی بیگمات میں سے ایک بیگم صاحبہ نے پیش قدمی کی ــــ یہ تھیں ملکہ فردوس[1] زمانی بیگم صاحبہ جو یہاں لاڈلی بیگم کے نام سے معروف و مشہور تھیں ــــ یہ بیگم ایسی صاحب خیر بیگم گذری ہیں کہ آج بھی پورے ٹونک کی موقوفہ جائیدادوں میں ان ہی بیگم کی موقوفہ جائیدادیں غالب ہیں۔ نواب ابراہیم علی خاں صاحب (۱۸۶۸ء، ۱۹۳۰ء) جو فرمانروائے ٹونک میں چہارم رئیس کی حیثیت رکھتے ہیں، ان کی بیگم تھیں۔ کسی رئیس خاندان سے تعلق نہ ہونے کے باوجود، قسمت ایسی زبردست لائی تھیں کہ شاید و باید۔ چونکہ ایک شریف خاندان کی فرد تھیں اور خود بھی شریفانہ مزاج لے کر آئی تھیں، اس لیے نواب کی بیگم بن جانے کے بعد اللہ نے انہیں ایسا ہی بلند مرتبہ عنایت فرمایا۔ بقول مرتب "بستان اسیری"

[1] المتوفیہ ۱۲ دسمبر ۱۹۲۹ء

"اس بیگم کا ٹونک کی تاریخ میں وہ اعلٰے مرتبہ ہے جو تاریخِ ہندوستان میں نور جہاں بیگم کا۔"

ان کے والد محمود خاں رامپوری ایک شریف النسل اور شریف النسب پٹھان تھے۔ شریف خاندان سے متعلق ہونے کی وجہ سے انہوں نے اچھے ماحول میں پرورش پائی تھی۔ اس لیے نواب کی بیگم بننے کے بعد آہستہ آہستہ ان کا مرتبہ بہت بلند ہوتا گیا۔

۱۸۹۴ء مطابق ۱۳۱۱ھ میں اللہ تبارک و تعالےٰ نے ان بیگم صاحبہ کو حجِ بیت اللہ اور زیارتِ حرمین شریفین سے مشرف فرمایا۔ ۲۴ر فروری ۱۸۹۴ء مطابق ۱۶ر شعبان ۱۳۱۱ھ کو بیگم صاحبہ کا قافلہ، جو (۱۶۱) افراد پر مشتمل تھا ٹونک سے روانہ ہوا۔ قافلہ میں ۸۶ مرد اور ۷۵ عورتیں تھیں۔ ان میں آپ کے کچھ پسران متعدد صاحبزادگان، ریاست کے چند رؤسا، و امراء و دیگر خدمت گاران، اور ان کی خدمتی بڑی بوڑھیاں سب ہی شامل تھے۔ ریاست کی جانب سے قافلہ کی حفاظت کے لیے پلٹن کے سپاہیوں کے سات پہرے مقرر کیے گئے تھے۔

۲۱ر رمضان ۱۳۱۱ھ کو یہ قافلہ مکہ معظمہ پہنچا۔ ریاست کی جانب سے پہلے سے ضروری اطلاعات پہنچا دی گئی تھیں۔ جب یہ قافلہ جدہ پہنچا ہے تو جدہ برٹش کونسل نے بیگم صاحبہ کا پورا استقبال کیا۔ مکہ پہنچنے پر شریف مکہ نے خاص طور پر استقبال کیا۔ ۴ر شوال ۱۳۱۱ھ کو یہ قافلہ مدینہ طیبہ کے لیے روانہ ہوا۔ وہاں سے واپسی پر، حج اور مناسکِ حج سے وقت پر سبکدوشی ہوئی۔ اور ایک سال وہیں قیام رہا۔ ۱۲ر فروری ۱۸۹۶ء مطابق ۲۶ر شعبان ۱۳۱۳ھ کو دو سال میں یہ قافلہ واپس ٹونک پہنچا۔[1]

---

[1] تاریخ ٹونک ۔ از آبرو

حرمین شریفین میں رباطیں قائم کرنے کا جذبہ اسی وقت سے بیگم صاحبہ کے ذہن میں جاگزیں تھا۔ اور انہیں پوری طرح احساس تھا کہ وہاں حجاج کرام کو قیام کے سلسلے میں کس قدر تکالیف برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ ان کی اس نیت اور اس آرزو کی تکمیل ۱۳۲۷ھ میں ہو سکی۔

حاجی علی جان دہلوی کا خاندان، دہلی کا مشہور تاجر خاندان تھا۔ ان کی دکانیں حرمین شریفین میں کامیابی سے چل رہی تھیں۔ اس خاندان کا تعلق ریاست ٹونک سے بھی تھا۔ اور روساء ٹونک اس خاندان پر بڑا اعتماد کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اسی خاندان کے ذریعہ مکہ مکرمہ میں جائیداد کی خریداری کی بات چیت شروع ہو گئی۔

۱۳۲۷ھ میں پہلی جائیداد، حارۃ الباب، مکہ مکرمہ میں رباطِ ٹونک قائم کرنے کی غرض سے خریدی گئی۔ اور رباطِ فردوسیہ کے نام سے آباد ہوئی۔ اور حجاج کرام کے قیام کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ رباط کی یہ افادیت دیکھ کر نواب صاحب کی دوسری بیگمات کو بھی اسی طرح کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ نواب خلیل زمانی بیگم صاحبہ جو نواب صاحب کی بیگم ہونے کے ساتھ ساتھ، اسی خاندانِ امیریہ کی ایک فرد، اور صاحبزادہ عبدالرحیم خاں پسر صاحبزادہ حافظ محمد جلال خاں پسر نواب وزیر الدولہ کی بیٹی تھیں۔ ان کی جانب سے مکہ مکرمہ میں ایک دوسری جائداد خریدنے کی خواہش ہوئی۔ چنانچہ ۱۳۲۹ھ میں مکہ مکرمہ کے محلہ شامیہ میں ایک دوسری عمارت خریدی گئی۔ جو رباطِ خلیلیہ کے نام سے مسجد الله آباد اور حرم شریف سے بہت قریب واقع ہے۔

اس خریداری کو ابھی دو سال بھی نہیں گذرے تھے کہ ان ہی بیگم صاحبہ کی جانب سے حجاج کے لیے ایک اور نامکمل عمارت خریدی گئی جو اسی محلہ شامیہ

میں، سابق رباط سے قریب ہی کچھ بلندی پر واقع ہے ۔ یہ رباط اب تک نامکمل اور غیر آباد ہے ۔

یہ تمام عمارتیں اب تک مکہ مکرمہ میں خریدی گئی تھیں ۔ مدینہ منورہ میں حجاج کرام کے قیام کے لیے ٹونک کی کوئی رباط نہیں تھی ۔ مدینہ میں بھی ان ہی فردوس زمانی بیگم صاحبہ نے اس سلسلہ میں پیش قدمی کی ۔ اور ۱۳۱۲ھ میں ان کی جانب سے ایک جائیداد، حرم مدینہ سے بہت قریب محلہ درویشیہ میں خرید کر وقف کی گئی ۔ اور اس طرح مکہ کے ساتھ ساتھ مدینہ میں بھی، ٹونک اور قرب و جوار کے حجاج کے قیام کا انتظام ہو گیا ۔

رباطوں کی افادیت اور ان رباطوں میں حجاج کرام کے قیام کا انتظام دیکھ کر، نواب صاحب ٹونک کی ایک تیسری بیگم، نواب جمیل الزمانی بیگم صاحبہ نے بھی مدینہ شریف میں ایک اور رباط قائم کرنے کی تحریک شروع کر دی ۔ اور ۱۳۴۲ھ میں سابق رباط سے متصل ایک دوسری عمارت خرید لی گئی جو حجاج کرام کے قیام کے لیے مزید سہولت کا سبب بنی ۔ اس طرح مدینہ شریف میں ٹونک کی دو رباطیں ہو گئیں ۔ اور اس وقت سے اب تک بحمد اللہ آباد ہیں اور حجاج کرام و زائرین بیت اللہ الحرام کے خوب کام آ رہی ہیں اور دن بدن اور ترقی پذیر ہیں ۔

ان تمام رباطوں کی خریداری اور ان کے بیعناموں اور وقف ناموں کی تفصیلات ہر رباط کے بیان میں علیحدہ علیحدہ تفصیل سے بیان کی جائیں گی ۔

اس موقع پر وقف کرنے والی بیگمات کے زمرے میں صاحبزادی احمد النساء[1] بیگم صاحبہ کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے یہ بیگم، صاحبزادہ عبد العلیم خاں صاحب کی بیگم تھیں اور جناب فردوس زمانی بیگم صاحبہ کی دختر تھیں ۔ نیکی اور کار خیر کی طرف رغبت، ماں کی جانب سے ورثہ میں ملی تھی ۔ اسی وجہ سے

[1] المتوفیہ ۲۱ / اپریل ۱۹۶۱ء

انہوں نے اپنی حویلی کا ایک مستقل اور معتد بہ حصہ، مدرسہ بنات المسلمین واقع ٹونک کے لیے وقف فرمایا۔ اور کچھ مزروعہ زمین بھی اس مدرسہ کے لیے وقف کی۔ ان ہی بیگم صاحبہ نے ۱۹۵۹ء میں اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ کی رباطوں کی مرمت کے لیے مبلغ گیارہ ہزار روپئے کی رقم وقف کی اور اس کے لیے ایک باضابطہ کمیٹی مقرر کر کے وقف نامہ کی رجسٹری کرائی۔ یہ رقم بحمد اللہ محفوظ ہے اور اسے جلد از جلد حکومتِ ہند کی معرفت سعودی عرب منتقل کرنے کی کارروائی کی جا رہی ہے جو انشاء اللہ اپنے مصرف میں صرف ہوگی۔

اس رقم کو وقف کرنے والی اصل بیگم صاحبہ، واقعی قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اپنے بزرگوں اور سابق بیگمات کے نقشِ قدم پر چل کر یہ رقم وقف کرنے میں صحیح پیش قدمی کی۔ خدا کرے یہ رقم جلد سے جلد سعودی عرب منتقل ہو کر اپنے مصرف میں صرف ہو اور اسے دیکھ کر اللہ کے دوسرے نیک بندوں کو بھی رغبت ہو کہ وہ بیش از بیش اس کارِ خیر میں حصہ لے کر ان موقوفہ رباطوں کی بقاء، ان کی حفاظت اور ان کی افادیت میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ جو حضرات اس طرف توجہ کریں گے، اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ وہ انہیں بھی اس صدقۂ جاریہ کے ثواب میں برابر شریک رکھے گا۔

یہ تھی خریداری کی وہ تفصیل جو ٹونک کی ان رباطوں کے قائم ہونے کے سلسلے میں اوّل سے آخر تک پیش آئی۔ اور یہ تھے وہ حالات، اسباب و عوامل جن کے تحت یہ تمام خریداریاں ماشاء اللہ وقوع پذیر ہوئیں۔

حرمین شریفین کی ان رباطوں سے کس قدر فائدہ اور کیسی سہولت ہے اس کا صحیح اندازہ ایک بار یہاں حاضر ہونے اور ان میں قیام کی سہولت حاصل ہو جانے کے بعد ہوا کرتا ہے۔ اس وقت آدمی کو اندازہ ہوتا ہے کہ رباط میں قیام کی جگہ

نہ ملنے پر ایک حاجی کو کس قدر پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور کثیر رقم دیکر کبھی وہاں صرف اس قدر جگہ مل پاتی ہے کہ آدمی صرف اپنا بستر بچھا سکے اور ضروری سامان رکھ سکے۔ یہ دن رات کی وہ باتیں ہیں جن سے ہر حاجی کو سابقہ پیش آتا ہے۔ اس کے برخلاف جب حاجی کو رباط میں جگہ مل جاتی ہے تو اسے احساس ہوتا ہے کہ وہ کن کن مشکلات اور مالی پریشانیوں سے محفوظ ہو گیا اس وقت وقف کرنے والے حضرات کے لیے اس کے دل سے دعا نکلتی ہے۔ اور اسی وقت یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ خدا مغفرت فرمائے ان مرحوم بیگمات کی جنہوں نے اس قدر چھوٹی ریاست ہونے کے باوجود اپنے نیک جذبہ کے پیشِ نظر یہاں حرمین شریفین میں ایک نہیں، پانچ رباطیں وقف کرکے کیا خیر کا کام انجام دیا ہے۔ یہ وہ صدقہ جاریہ ہے جس کا اجر قیامت تک انہیں ملتا رہے گا۔ اور ہمیشہ حجاج اور زائرین کی جانب سے ان کے لیے دل سے دعائیں نکلتی رہیں گی۔ بھلا ساٹھ ستر سال پہلے کا یہ جذبہ (اور یہ دور بینی) آج اس وقت کام آرہا ہے جبکہ حرم مکہ اور حرم مدینہ میں تو شہری زمین کی مانگ اور طلب کا یہ عالم ہو چکا ہے کہ کسی قطعہ کو حاصل کرنا اب لاکھوں نہیں کروڑوں ریال پر موقوف ہے۔ بلکہ اس پر بھی مشکل نظر آتا ہے۔

یہ ان نیک بیبیوں کا طفیل اور صدقہ ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں راجستھان کے اس ریگستان اور کوہستان کا ایک چھوٹا سا شہر ٹونک، ان رباطوں ہی کی وجہ سے دونوں متبرک مقامات پر پوری طرح متعارف ہے۔ اور ٹونک کی رباطیں ہر حلقہ میں جانی پہچانی اور سمجھی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ان رباطوں کا فیض قیامت تک جاری رکھے اور وقف کرنے والی بیگمات کا مقام اعلیٰ علیین اور جنت الفردوس میں عطا فرمائے۔ جنہوں نے ان

رباطوں کو یہاں قائم کرکے حجاج کرام کے لیے ہمیشہ ہمیش کو قیام و سہولت کا وہ ذریعہ پیدا کر دیا جس سے استفادہ انشاء اللہ قیامت تک کیا جاتا رہے گا اور ٹونک کی یہ رباطیں انشاء اللہ اسی طرح آباد اور سال بسال ترقی کرتی رہیں گی ۔ آمین اللہم آمین ۔

28105

رباطِ فردیہ

واقع حارۃ الباب، مکہ مکرمہ

(موقوفہ محترمہ فردوس زمانی بیگم صاحبہ عرف لاڈلی بیگم)

یہ رباط "حارۃ الباب" میں مکہ جدہ روڈ پر لبِ سڑک بڑے اچھے محلِ وقوع پر واقع ہے۔ شارع عام پر ہونے کی وجہ سے ہر طرح کی سہولت حاصل ہے۔ رباط کے مقابل جو عمارت ہے اس میں عرصہ سے پولیس چوکی قائم تھی لیکن اب وہ عمارت کسی معلم صاحب کے پاس ہے۔ رباط کے مقابل "نہر زبیدہ" کا مخزن بھی ہے جس سے حجاج کرام برابر استفادہ کرتے رہتے ہیں ——

رباط کے سامنے ہی کچھ فاصلہ پر "مدرسہ صولتیہ" کی عمارت ہے۔ یہ مدرسہ چونکہ ہند و پاک کے علماء اور دوسرے حجاج کا مرکز رہتا ہے اس اعتبار سے بھی یہ رباط بڑے اچھے محلِ وقوع پر واقع ہے۔

رباط سے قریب ہی "زقاق الدہلوی" ہے، جس میں دہلوی حضرات کے مکانات ہیں جو اس رباط کے نگراں اور ناظر ہیں۔ اس کے قریب ہی لبِ سڑک حضرت خالد بن ولید رضؓ کا وہ اثری مقام ہے جہاں فتح مکہ کے دن، حضرت خالد رضؓ نے اپنا جھنڈہ قائم کیا تھا۔ یہاں ایک مسجد بنا دی گئی ہے۔ اور اس حکومت نے اس مسجد کی تجدید کر کے اسے جدید قسم کی بہترین عمارت

میں منتقل کر دیا ہے اسی وجہ سے یہ شارع "شارع ابن الولید" کہلاتا ہے۔
اس رباط کی خریداری ۱۳۲۷ھ میں ہوئی اس لیے رباط کے صدر دروازے
پر ایک کتبہ لگا ہوا ہے جس پر کندہ ہے :

"رباط حجاج ٹونک ، فردوس زمانی بیگم "
۱۳۲۷ھ

چونکہ ٹونک کی ان رباطوں کی خریداری دہلوی حضرات کی معرفت ہوئی۔
اور اس وقت کے ملکی قوانین کے مطابق وہاں کوئی جائیداد کسی غیر ملکی کے نام
سے نہیں خریدی جا سکتی تھی ، اس لیے ۱۳۲۷ھ ۱۹۱۰ء میں مکہ معظمہ میں سب سے
پہلے حارۃ الباب کی یہی جائیداد جو رباط فردوسیہ کے نام سے اب تک بحمد اللہ
قائم اور آباد ہے ، اس کی خریداری ایک ہزار گنی انگریزی میں ہوئی۔ اور قانونی
مجبوریوں کی وجہ سے الشیخ عثمان ساب کے نام سے خریداری ہوئی اور وقف
کی گئی ۔ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ کو اس جائیداد کی رجسٹری ہوئی۔ الشیخ عبد الجبار
دہلوی کو اس جائیداد کا متولی بنایا گیا ، اس رباط کی نظامت اب تک ان ہی کی
اولاد میں چل رہی ہے ۔ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۲۸ھ ، ۱۹۱۰ء کو مزید احتیاط
اس جائیداد کی اصل سند پر الشیخ عثمان ساب اور عبد الجبار دہلوی کی جانب سے
لکھا گیا کہ یہ خریداری اور وقف دراصل نواب فردوس زمانی بیگم صاحبہ کے پیسے
سے ہے اور ان ہی کی جانب سے ہے ۔ یہ تمام تکملات ہو جانے کے بعد
اسی سال سے اس رباط میں حجاج کے قیام کا سلسلہ شروع ہو گیا ۔

رباط کی خریداری کے بعد حاجی عبد الستار عبد الجبار دہلوی حضرات کی
جانب سے رباط کی خریداری اور ہونے والے مصارف کا مکمل حساب باقاعدہ
یہاں بھیجا گیا۔ ذیل میں اس حساب کی نقل دی جا رہی ہے تاکہ پوری تفصیلات

معلوم ہوسکیں اور یہ حساب آئندہ رکارڈ میں محفوظ بھی رہ سکے۔ ان حسابات کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ۱۳۲۷ھ کے اوائل سے بیگم صاحبہ نے رباط کی خریداری کے لئے رقوم روانہ کرنا شروع کردی تھیں۔ ۱۹ر ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ کو حارۃ الباب والے مکان کی خریداری ہوئی۔ اور اس کی تکمیل کے سلسلہ میں جس قدر مصارف ہوئے وہ کئے گئے۔ بعد تکمیل ۲۸ر جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ کو اس کا پورا حساب بنا کر بیگم صاحبہ کی خدمت میں ارسال کردیا گیا۔ اس حساب کی فوٹو اسٹیٹ کاپی وقف نامہ کی فوٹو کاپی کے ساتھ شامل ہے۔

یہ رباط ماشاء اللہ چار منزلہ عمارت ہے۔ ہر منزل میں ایک بڑا ہال اور حسب گنجائش چھوٹے بڑے کمرے ہیں۔ ہر منزل میں حسب ضرورت غسلخانے اور بیت الخلاء موجود ہیں۔ پوری رباط میں بجلی اور پانی کے نل کی فٹنگ ہے۔ جس سے حجاج کرام استفادہ کیا کرتے ہیں۔ پرانی عمارت ہونے کی وجہ سے چونکہ مکمل طور پر قابلِ مرمت ہے اس لیے رباط کی حالت بہت خستہ ہے۔ اسی رباط کے ایک کمرہ میں ۱۳۹۶ھ میں آگ لگ گئی تھی جس کی وجہ سے وہ کمرہ قابلِ رہائش نہیں رہا تھا۔ اب کچھ مرمت ہوگئی ہے۔ لیکن پوری رباط اہلِ خیر حضرات کے تعاون اور مالی امداد کی منتظر ہے تاکہ خاطر خواہ مرمت ہوسکے اور حجاج کی رہائش و قیام کے سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ مفید اور ممد و معاون ثابت ہوسکے۔

اس رباط کی نگرانی اور فوری دیکھ بھال کے لیے ناظر حضرات کی جانب سے ایک بواب مقرر رہتا ہے۔ جو اپنے متعلقین کے ساتھ رباط ہی میں قیام پذیر ہے۔ تاکہ حجاج سے براہِ راست رابطہ قائم رہے۔ رباط میں قیام کرنے کے لیے کسی قسم کا کوئی کرایہ وصول نہیں کیا جاتا۔ بجلی پانی کے مصارف کے لیے اس رباط میں بیس ریال فی حاجی جمع کرائے جاتے تھے۔ اور اس کی باقاعدہ

رسید دی جاتی ہے۔ یہ رقم اگرچہ صرف بجلی پانی کے مصارف کے لیے ہی کافی نہیں ہوتی۔ چہ جائیکہ اس آمدنی سے رباط کی مرمت کا موقع مل جائے لیکن ایک سلسلہ ہے جو چل رہا ہے۔ سال گذشتہ سے یہ رقم پچاس ریال کر دی گئی ہے تاکہ بجلی پانی کے مصارف بآسانی ہو سکیں۔

اس سے پہلے اس رباط کے ناظر الشیخ عبدالباری الدہلوی تھے۔ ان کے انتقال کے بعد اُن کے بیٹے الشیخ یحییٰ اور ان کی جانب سے الشیخ محمود الدہلوی ابن الشیخ عبدالوہاب الدہلوی اِس وقت اس رباط کی نظارت کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

اب اس رباط کی خریداری کے حسابات اور رباط کے اصل وقف نامہ کی فوٹو کاپی دی جا رہی ہے جو ساتھ میں شامل ہے۔

خلاصہ وقف نامہ

رباط مکہ مکرمہ

(موقوفہ فردوس زمانی بیگم صاحبہ۔ لاڈلی بیگم)

الزحبہ غیر نافذہ (کوچہ غیر نافذہ)

شمال (شاماً)

دروازہ ثانی

صدر دروازہ

مکان محمد ابراہیم بن عثمان بن المفضل وغیرہ

دکان ورثاء صالح افندی الاشرمی

شرق

کلابن غرب کلابن

الساعاتی شیخ عمر الابوعزیز

(سابرہ ۵ عمرو نیشیم)

جنوب (یمناً)

ارض موقوفہ علی صالح المسجد الحرام (الناظر علیہ سید ابراہیم (نائب الحرم)

اصل خریدار وواقف۔ صاحبزادی فردوس زمانی بیگم۔

خریدار وواقف تحریری۔ الشیخ عثمان ساب ابن المرحوم الشیخ ابراہیم خطیب السرتی ابن جمال خطیب متولد مکہ

بائع۔ مولانا السید عبداللہ الزواوی بن المرحوم مولانا السید محمد صالح بن السید عبدالرحمن بن ابی بکر الزواوی (یہ جائداد ان کی ۱۳۱۰ھ کی خریدی ہوئی تھی)

تاریخ سند۔ ۳۰ ر ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ

نمبر قبالہ۔ نومبر ۷۷۔ قید د مقابلہ اولہ ۹۶۰

قیمت۔ (الف لیرہ انگلیزیہ) ایک ہزار گنی انگریزی

مصدق۔ السید احمد بن صالح نائب الوکیل۔

قاضی وقت۔ مولانا فخر النواب الحاکم الشرعی الحنفی

متولی یا ناظر۔ الشیخ عبدالجبار ابن الشیخ عبدالرحمن بن علی جان الدہلوی۔

اس وقف نامہ و بیع نامہ کے آخر میں الشیخ عثمان ساب اور الشیخ عبدالجبار دہلوی کا مزید اقرار ہے کہ یہ جائداد نواب فردوس زمانی بیگم۔ لاڈلی بیگم صاحبہ کی جانب سے ہی ان کی رقم سے خریدی گئی ہے۔ ہمارا اس میں کچھ نہیں ہے۔ اور یہ تمام شرطیں بھی ان کی جانب سے ہیں۔ یہ تحریر ۱ر محرم ۱۳۲۸ھ کی ہے اور دیگر گواہیاں بھی اس پر ہو رہی ہیں۔

وقف نامہ رباط فردوسیہ

عارۃ الباب - مکّہ مکرّمہ

غایۃ ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۳۲۷ھ

(دستخط) السید احمد بن صالح نائب وکیل عز شانہ

المولی لخلافۃ بمکۃ المکرمۃ نمقہ الفقیر الیہ

تکت

مہر (السید احمد ۱۳۲۵)

الحمد للّٰہ عز شانہ

ھذہ حجۃ شرعیۃ صدرت بمحکمۃ مکۃ البھیۃ بین یدی مولانا فخر النواب الکرام، وعمدۃ الفضلاء الفخام، الحاکم الشرعی الحنفی، الراجی لطف ربہ الخفی، الواضع اسمہ وختمہ الکریمین فیہ اعلاہ، دام فضلہ، ومجدہ وعلاہ مضمونہا حضر الی المجلس الشرعی ومحفل الدین المنیف المرعی، المکرم الشیخ عثمان ساب بن المرحوم الشیخ ابراھیم خطیب السرتی بن جمال خطیب وھو متولد بمکۃ المکرمۃ تابع للدولۃ العلیۃ العثمانیۃ باصل النشأۃ فی شراء المبیع الآتی ذکرہ ادناہ و قبضہ وتسلیم ثمنہ وفی جمیع ما سیذکر ادناہ بمالہ لنفسہ و حضر لحضورہ فی البیع الآتی ذکرہ ادناہ وقبض الثمن وتسلیم المبیع الی المشتری والمکاتبۃ والاشہاد علی الرسم المعتاد وکل ما سیذکر

ادناه العالم الفاضل مولانا السيد عبد الله الزواوى بن المرحوم
مولانا السيد محمد صالح بن السيد عبد الرحمن بن ابى بكر الزواوى
عند حضورهما اشترى المكرم الشيخ عثمان ساب بن المرحوم الشيخ
ابراهيم خطيب السرتى بن جمال خطيب المذكور بماله لنفسه
دون مال غيره من بائعه الحاضر معه بالمجلس الشرعى مولانا
السيد عبد الله الزواوى بن المرحوم مولانا السيد محمد صالح
بن السيد عبد الرحمن بن ابى بكر الزواوى المذكور فباعه ما ذكر
انه له وفى ملكه وحوزه وهو باق تحت تصرفه الى حين صدور
هذا البيع منه فيه الوصل اليه بالشراء الشرعى بموجب حجة شرعية
محررة من محكمة المكة المكرمة منقولة طبق اصلها المحفوظ بمحكمة
مكة المكرمة لعام العاشر والثلاثمائة والالف، متوجة هذه الحجة
بختم مولانا الحاكم الشرعى المومى اليه اعلاه، وعلامته اعنى المبيع
هو كامل الدار ارضا وبناءً، المبنية بالحجر، المشتملة على دهليز
وعلى صهريج مضروب بنجوم الارض عن يمين الداخل من الدهليز
المذكور وعلى ديوان يعقد من الحجر بمنافعه وعلى مساكن علويه
وسفليه ومنافع ومرافق وحقوق الشرعية وعلى اربعة دكاكين
بسفلها مما يلى جهة الغرب وعلى منافع ومرافق وحقوق شرعية
الكائنة بمكة المكرمة بحارة الباب عن يمين المتوجه من الشارع
الاعظم الى جهة عمرة التنعيم، ويحدّ كامل الدار المذكورة

بما اشتملت عليه ويحيط بها حدود اربعة شرقا الدار التي هي
من تركة المرحوم ابراهيم بن شاهين المنقّل وشركائه وتمام
الخدمته الدار التي هي من تركة المرحوم صالح افندى الشرتيلى
وغربا الشارع الاعظم الموصل الى جهة عمرة التنعيم وغيره وبه
باب الدار المذكورة وواجهة لها وواجهة الدكاكين المذكورة
وابوابها ، وشاما الرحبة الغير النافذة وبها باب ثانٍ للدار
المذكور وواجهة ثانية لها ، ويمنا الارض الموقوفة على مصالح
المسجد الحرام المكى الناظر عليه الآن السيد ابراهيم نائب
الحرم الشريف المكى القائم عليها ابنية الدار التي هي من تركة
المرحوم صالح بن كاسب بالكامل الدار ارضا وبناء بما اشتملت
عليه المبيعة المحدودة المذكورة اعلاه من الحق والحقوق والسوح
والفسوح والمرافق والمنافع واللواحق والتوابع والارض والبناء
ومجارى الماء وكل ما يعد ويحسب من جملتها وينسب اليها شرعا
المعلوم ذلك كله عند كل من المتبايعين المذكورين العلم الشرعى
النافى للجهالة شرعا اشتراء صحيحا شرعيا وبيعا صريحا مرعيا
بيعا باتا بتلو جازما لازما ، لا عدة فيه ولا شنوية مستوفيا
شرائطه الشرعيه ومسوغاته المرعية لا قول فيه ولا تلجئة
تبطله ، ولا شرط ولا خيار يفسده ، بل وقع على اتم البيوع
الشرعيه واكملها صادر بين المتبايعين المذكورين بصريحى الايجاب

والقبول الشرعيين، بثمن قدره وجملته كامل الدار ارضا وبناء المبيعة المحدودة المذكورة اعلاه الفاگيره انكليزيه ذهبا عينا ثمنا حالا مسلما جميعه من يدى المشترى المذكور من ماله بيد البائع المذبور بالتمام حسب اقراره بقبض مبلغ الثمن المذكور تماما، واعترافه بذلك الاقرار والاعتراف الشرعيين واذن البائع المذكور المشترى المذبور فى قبض وتسليم كامل الدار ارضا وبناء المبيعة المحدودة المذكورة اعلاه فقبضها وتسلمها منه لنفسه وحازها حوزمثلها خالية عن الموانع المبطلة الشواغل المفسدة لصحة هذا البيع والقبض والتسليم والاستلام، ثم ابرء البائع المذكور ذمة المشترى المزبور من دعوى الغبن والغرر وكل دعوى تتعلق بهذا البيع، وقبل منه المشترى المذكور هذه البراءة لنفسه قبولا صحيحا شرعيا بالمشافهة وبموجب ذلك صار كامل الدار ارضا وبناء بما اشتملت عليه من كل ما ذكر اعلاه المبيعة المحدودة المذكورة اعلاه ملكا طلقا من املاك المشترى المكرم الشيخ عثمان ساب ابن المرحوم الشيخ ابراهيم خطيب السرتى ابن جمال خطيب المذكور وحقا صرفا من حقوقه يتصرف فى ذلك تصرف الملوك فى املاكهم وذوى الحقوق فى حقوقهم من غير معارض له فى ذلك ولا منازع ولا رافع ليده ولا مدافع وضمان الدرك له على البائع المذكور حيث يجب له ذلك عليه شرعا واجاز مولانا الحاكم الشرعى المومى اليه

اعلاه ' هذا البيع وجميع ماذكر اعلاه وامضاه واوجب العمل بمقتضا
غير تمام عقد البيع والشراء وابرامه وتفرق المتبايعين المذكورين
بابدانهما عن مجلس العقد وصيرورة كامل الدار المحدودة
المذكورة ملكا من املاك المشتري المذكور وحقا صرفا من حقوقه
وبيده وتحت تصرفه رجع ثانيا الى المجلس الشرعي المكرم الشيخ
عثمان ساب ابن المرحوم الشيخ ابراهيم خطيب ابن جمال خطيب
المذكور واقر لدى مولانا الحاكم الشرعي المومى اليه اعلاه اقرارا
صحيحا شرعيا وهو بحمد الله تعالى بحال الصحة وسلامة العقل و
والطوع وجواز التصرفات في الوجوه كلها بانه قد وقف وحبس و
سبل وتصدق واكد وخلد وسرمد ما هو له وفي ملكه وحوزه
وهو باق تحت تصرفه الى حين صدور هذا الوقف منه فيه الآيل
اليه بالشراء الشرعي حسب ما ذكر اعلاه وذلك ابتغاء لوجه الله
الكريم وطلبا للثواب الجسيم ' يوم يجزى الله المتصدقين ولا يضيع
اجر المحسنين وعملا بقول سيد المرسلين عليه افضل صلاة
المصلين وازكى سلام المسلمين " اذا مات ابن آدم انقطع عمله
الا من ثلاث صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له
وان الوقف من الصدقات الجارية اعني الموقوف هو كامل الدار
ارضا وبناء المبينة بالحجر المشتملة على دهليز وعلى صهريج مضروب
بتخوم الارض عن يمين الداخل من الدهليز المذكور وعلى ديوان

يعقد من الحجر بمنافعه وعلى مساكن علوية وسفلية ومنافع و
مرافق وحقوق الشرعية وعلى اربعة دكاكين بسفلها فمما يلى جهتها
الغربية وعلى منافع ومرافق وحقوق الشرعية الكائنة بمكة المكرمة
بحارة الباب عن يمين المتوجه من الشارع الاعظم الى جهة التنعيم
المذكورة اعلاه والمحدودة بحدودها المذكورة اعلاه سواء
بسواء بما لكامل الدار الموقوفة المحدودة المذكورة اعلاه من
الحق والحقوق والسوح والفسوح والمرافق والمنافع واللواحق
والتوابع والارض والبناء ومجارى الماء وكل ما يعد ويحسب
من جملتها وينسب اليها شرعا المعلوم ذلك كله عند الواقف المذكور
العلم الشرعى النافى للجهالة شرعا وقفا صحيحا شرعيا وحبسا صريحا
مرعيا لا يباع ولا يوهب ولا يرهن ولا يملك ولا يناقل به بل
لا يزال قائما على اصوله وضوابطه مستمرا على شروطه وروابطه
ابد الآبدين ودهر الداهرين الى ان يرث الله الارض ومن عليها
وهو خير الوارثين، وانشاء الواقف المذكور ضاعف الله له الثواب
والاجور وقف كامل الدار المذكورة فقط ماعدا الدكاكين التى
بسفلها المذكورة اعلاه وماعدا الدهليز الذى يلى جهتها الشامية
وماعدا المخزن الذى بباطنه من الدار المحدودة اعلاه على سكنى
الحجاج الواردين الى حج بيت الله الحرام من اهل بلدة تونك
راجپوتانه من بلاد الهند يسكنونه مدة موسم الحج فاذا لم يحصل

احد من اهل البلدة المذكورة الى مكة المكرمة يكون وقفا على
سكنى الحجاج الفقراء الواردين الى حج بيت الله الحرام من عموم
اقطار الهند يسكنونه بقدر ما يسعهم، ينظر الناظر على هذا الوقف
مدة موسم الحج ومتى وصل احد من اهل بلدة تونك راجپوتانة
يكون مقدما في سكنى هذا الوقف على عموم الحجاج الواردين
من اقطار بلاد الهند وهكذا يكون الحمل مرعيا في هذا الوقف
فاذا تعذر وصول احد من اهل بلدة تونك راجپوتانة و
من حجاج اهل الهند عموما الى مكة المكرمة يكون ذلك وقفا
على سكنى فقراء اهل بلدة تونك راجپوتانة المقيمين بمكة
المكرمة يسكنون فيه بقدر ما يسعهم ينظر الناظر عليه يدخل
فيه من يشاء منهم ويخرج منه من شاء منهم واذا لم يوجد احد
منهم مقيما بمكة المكرمة يكون ذلك وقفا على سكنى فقراء الهند
عموما يسكنون فيه بقدر ما يسعهم ينظر الناظر عليه يدخل
من شاء ويخرج من شاء منهم، وانشاء الواقف المذكور وقف
كامل الدكاكين الاربعة التي لسفل الدار المذكورة بواجهتها
الغربية والدهليز الذي جهتها الشامية والمخزن الذي
بباطنه المذكور اعلاه على ان الناظر على الدار الموقوفة المذكورة
اعلاه يوجرها وما يتحصل ويجتمع من غلولها يصرفه الناظر
المذكور في مرمته وتعمير الدار الوقف المذكورة اعلاه كلما

احتاجت الى العمارة والمرمة وفى تنظيف بيوت اخليتها كلما لزم الحال
الى ذلك ، وشرط الواقف المذكور فى وقفه هذا شروطا اكد العمل
عليها وصير المرجع والمآل اليها ، منها انه شرط النظارة على وقفه هذا
جميعه اولا لهذا الحاضر معه بالمجلس الشرعى المكرم الشيخ عبد الجبار
ابن المرحوم الشيخ عبد الرحمن بن على جان الدهلوى ثم من بعده
تكون النظارة عليه لمن يعينه الناظر الشيخ عبد الجبار المذكور
ويختاره بنظره ومعرفته من صلحاء اهل الهند المتصفين بالديانة
والامانة وهكذا يكون العمل جاريا فى شرط النظارة على هذا
الوقف دائما وابدا ، ومنها ان للناظر على هذا الوقف اسكان من
شاء من الحجاج المقيمين بمكة المكرمة من اهل بلدة تونك راجپوتانه
او مطلق فقراء اهل الهند عموما فى غير زمن الحج واخراج من شاء
منهم بنظره ومعرفته ورايه ، ومنها انه اذا خربت الدكاكين والدهليز
والمخزن المذكورة اعلاه كلها او بعضها فللناظر على هذا الوقف ان
يوجر لبعض الدار المذكورة بقدر ما يكفى لعمارة ذلك الخراب
الواقع فى الدكاكين والدهليز والمخزن المذكور حتى اذا عمرت
لا يسوغ له تأجير الدار المذكورة لا كلها ولا بعضها ، ومنها ان
للناظر على هذا الوقف ان يسكن فيه من شاء من اهل بلدة
تونك راجپوتانه فى مدة موسم الحج وفى غير مدة موسم الحج من
شاء ، سواء كان الذى يريد اسكانه فى هذا الوقف غنيا او

نقيرا، ومنها انه اذا خربت الدار الوقف المذكورة ولم يكن بيد
الناظر الشيخ عبد الجبار الدهلوى المذكور من غلة الدكاكين
والدهليز والمخزن المذكور ما يكفى لعمارة الدار الوقف المذكورة
ولم يوجد من اهل الخير من يتبرع بعمارتها فيكون للناظر
المذكور حينئذ الاستبدال فى هذا الوقف جميعها بالعقار وبالنقود
ويشترى بالبدل اذا كان من النقود عقارا بدل هذا الوقف
يكون جاريا على جهاته وشروطه، ومنها ان للناظر الشيخ
عبد الجبار المذكور ان يشترط هذا الشرط الاخير لمن يعينه ناظرا
بعده على هذا الوقف المذكور ومنها ان للناظر المذكور تعيّن
شئٍ من غلة الدكاكين المذكورة لمن يعينه ناظرا على هذا
الوقف من بعده فى مقابلة عمله ومباشرته لهذا الوقف،
يجرى الحال فى ذلك كذلك دواما واستمرارا ابد الابدين ودهر
الداهرين الى ان يرث الله الارض ومن عليها وهو خير الوارثين
ولما ان تم الوقف وابرم وعلى هذا المنوال انختم، سلم الوقف المذكور
وقفه هذا الى متوليه الشرعى وهو المكرم الشيخ عبد الجبار بن المرحوم
الشيخ عبد الرحمن الدهلوى المذكور فتسلمه منه المتولى المذكور
تسلم مثله واقر طوعا باستلامه، ثم ادعى الواقف المذكور على
المتولى المذبور بدعوى صحيحة شرعية تامة سائغ سماعها شرعا
فى الوقف تتضمن دعواه انه قد عن له الرجوع عن هذا الوقف

واراد استرداد الموقوف المذكور الى ملكه حيث لم يحكم به حاكم
شرعي متمسكا في ذلك بقول الامام الاعظم ابي حنيفة النعمان
رحمة الله تعالى القائل بعدم صحة الوقف وعدم لزومه بمجرد
القول اذا لم يحكم به حاكم شرعي فعارضه المتولي المذكور بان الوقف
المذكور صحيح لازم على القول المفتى به من المذهب النعماني تول
الامام الهمام ابي يوسف رحمة الله تعالى القائل بصحة الوقف و
لزومه بمجرد القول ولو لم يحكم به الحاكم شرعي وتنازعا في ذلك
طويلا ثم ترافعا الى علم مولانا الحاكم الشرعي المومى اليه اعلاه و
سألاه الحكم بينهما في ذلك بما يترجح لديه من القولين المذكورين
فنظر بينهما في محل النزاع نظرا جليا فرأى في جانب الوقف رجحانا
قويا وطريقا سويا لما في الوقف من النفع العام وجزيل الثواب
في دار المقام فاختار الله تعالى وحكم بصحة هذا الوقف ولزومه في
خصوصه وعمومه حكما صحيحا شرعيا عالما بالخلاف الجاري
بين الائمة الاسلاف في الاوقاف بعد صدور الدعوى الصحيحة
والسؤال والجواب الصحيحين الشرعيين واعتبار ما يجب اعتباره
شرعا في ذلك ومنع الواقف المذكور من الرجوع في هذا الوقف
منعا صحيحا في وجه فامتثل لذلك ثم اقر المتولي المذكور بيده ولايته
على هذا الوقف بموجب اشتراط الواقف المذكور اياه عليه و
اجاز مولانا الحاكم الشرعي المومى اليه اعلاه هذا الاقرار وجميع ما

ذكراعلاه وارضاه واوجب العمل بمقتضاه وبموجب ذلك صار
كامل الدار ارضا وبناء مع كامل الدكاكين المذكورة اعلاه جميعها
وقفا من اوقاف الله تعالى الاكيدة على الجهات والشروط
المنصوص عليها اعلاه مدفوعا عنه بحوله وقوته الشديدة
فمن بدله بعد ما سمعه فانما اثمه على الذين يبدلونه ، ان
الله سميع عليم، والله الهادى، جرى وحرر فى اليوم الثلاثين
من ذى الحجة الحرام ختام العام السابع والعشرين والثلاثمائة
والالف .

شهـــــــــــــــــــود الحال

حسين ، محمد سعد ، محمد وفا ، مصطفى عوض ، محمد حسن

كاتب احمد عوض العدوى

جانب ثانى ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

نومرو صح ٧٧   قيد ومقابله اولـه ٨٦٠

كاتب

بسم الله وبحمده

حضر الشيخ عثمان ساب المذكور بباطن هذه الحجة ابن
المرحوم الشيخ خطيب ابراهيم السرتى واقر طائعا مختارا من غير

اجبار ولا اكراه حال حضور المكرم الشيخ عبد الجبار ابن المرحوم
شيخ عبد الرحمن الدهلوى قائلا انى اشتريت هذه الدار
المحدودة بهذه الحجة بجميع مشتملاتها بمال نواب فردوس
زمانى بيغم عرف لاڈلى بيغم زوجة حضرة النواب حافظ محمد
ابراهيم خان صاحب والى رياست تونك لها ليس لى فيه
حق واسمى فى هذا الصك عارية والثمن المذكور بباطن هذا
الحجة قبضته من وكيل هذا الحاضر الشيخ عبد الجبار من مالها
لها، واما وقف الدار المذكورة على الجهات وشروط المسرودتان
بهذا الحجة على طبق مرادها فقد اوقفتها على ذلك بامر وكيلها
العام حتى فى الوقف هذا الحاضر الشيخ عبد الجبار حيث انه
مفوض عنها فى ذلك، ولبيان ان الشراء المذكور كان بمال
نواب فردوس زمانى بيغم المذكورة والوقف المذكور كان لها
على طبق لزاياها الصالحه حررت هذه الكتابة على هذا
الصك ليكون ذلك معلوما عند العموم، وصدقه على ذلك
الشيخ عبد الجبار المذكور بقوله نعم ان الشراء المذكور
كان بمال نواب فردوس زمانى بيغم المذكورة وان الوقف
المذكور كان لها بامرها على الجهات والشروط المذكورة
بهذه الحجة واذن كل منهما لمن يشهد عليه بذلك والله تعالىٰ

خير الهدى — ١٠ / محرم الحرام سنہ ١٣٢٨ ہجری

الصحيح المصادق على ذلك | الصحيح المقر بما فيه
دستخط | دستخط
عبد الجبار الدهلوي عفى عنه | عثمان ابراهيم خطيب

شـــــــــهود الحال

عبد الله الدهلي عفى عنه | عبيد الله الدهلوي | احمد بن موسى امام بلد الحرم الشريف

مرزا اسمعيل مظهر - عبد الصمد بن محمد صالح

ترجمۂ اردو وقف نامہ رباطِ فردوسیہ
حارۃ الباب ۔ مکہ مکرّمہ

آخر ذی الحجۃ الحرام ۱۳۲۷ھ

دستخط سید احمد بن صالح نائب وکیل مولی الخلافۃ ۔ مکہ مکرمہ

مہر قاضی صاحب (سید احمد)

الحمد للہ عز شانہ

یہ ایک حجۃ شرعیہ (دستاویز شرعی) ہے جس کا نفاذ مکہ مکرمہ کے محکمے (عدالت) سے باجلاس حاکم شرع فخر النواب (جن کے دستخط و مہر پیشانی پر ثبت ہیں) دام فضلہ و مجدہ، ہوا۔

اس کا مضمون یہ ہے کہ

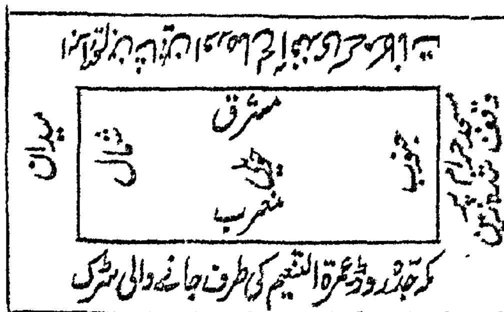
الشیخ عثمان ساب بن المرحوم الشیخ ابراہیم خطیب السرتی بن جمال خطیب جو اصل پیدائش کے لحاظ سے اس دولۃ علیہ عثمانیہ کے تابع اور مکہ مکرمہ میں متوطن ہیں۔ مذکورۂ ذیل مبیع (جائداد) کی خریداری اس پر قبضہ اور مذکورۂ ذیل قیمت کی ادائیگی کے لیے حاضر ہوئے اور ان کی موجودگی میں مولانا سید عبد اللہ الزواوی بن المرحوم مولانا سید محمد صالح ابن السید عبد الرحمن ابن ابوبکر الزواوی بھی حاضر ہوئے تاکہ مبیع مذکورہ ذیل کی فروختگی اور خریدار کو بیع کی سپردگی اور قیمت پر قبضہ کرنے اور مروّجہ طریقہ پر کاغذی کارروائی اور شہادت کے مراحل طے پا جائیں۔

دونوں کی موجودگی میں شیخ عثمان ساب ابن المرحوم الشیخ ابراہیم الخطیب ابن جمال خطیب (جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے) نے دوسرے کے مال سے نہیں

بلکہ اپنے ہی مال سے مولانا السید عبداللہ الزوادی بن المرحوم مولانا السید محمد صالح بن عبدالرحمن بن السید ابی بکر الزوادی سے (جو اس وقت مجلس شرعی میں حاضر تھے) خریدا اور مولانا عبداللہ موصوف نے فروخت کیا جس جائداد کے بارے میں بائع کا بیان ہے کہ وہ ان ہی کی ملک ہے اور اس وقت انہی کے قبضہ تصرف میں ہے، ذریعہ اس حجۃ شرعیہ (دستاویز) کے جس کی تحریر ۱۳۱۷ھ میں محکمہ مکہ مکرمہ میں عمل میں آئی جسکی نقل اصل کے مطابق ہے اور اصل محکمہ میں محفوظ ہے اور جس پر حاکم شرعی موصوف کے مہر و دستخط ثبت ہیں۔ (اور تمام شرعی جوابدہی کی ذمہ داری ان پر ہی عائد ہوتی ہے۔) فروخت شدہ جائداد ایک سنگین پختہ حویلی ہے جس کی زمین و عمارت دونوں فروختگی میں شامل ہیں —

اسی طرح بالائی منزلیں اور تحتانی منزلیں اس میں شامل ہیں۔ یہ عمارت حارۃ الباب (محلہ باب مکہ) میں عمرۃ التنعیم کی طرف جانے والی بڑی سڑک کے داہنی جانب واقع ہے۔ یہ عمارت ایک دہلیز، دہلیز کے دائیں جانب ایک حوض اور سنگین دیوان خانے وغیرہ پر مشتمل ہے۔ حویلی مذکور کے مغربی جانب چار دوکانیں ہیں —

کلی طور پر اس عمارت کے حدود اربعہ یہ ہیں۔



جانب شرق۔ مکان متروکہ ابراہیم بن شاہین مُنَقِّل ( ) اور ان کے شرکاء۔
اور بقیہ مکان متروکہ صالح آفندی شرتلی مرحوم۔
جانب غرب۔ بڑی سڑک (مکہ جدہ روڈ) ہے جو عمرۃ التنعیم کی طرف جاتی ہے۔
اسی جانب حویلی ہٰذا کا دروازہ ہے۔ اور اسی طرف مذکورہ دوکانیں
اور ان کے دروازے ہیں۔
جانب شمال۔ (جانب شام) ایک میدان ہے اور حویلی مذکورہ کا دوسرا دروازہ
اور حویلی کا دوسرا رُخ ہے۔
جانب یمن (جانب جنوب) مسجد حرام پر وقف شدہ زمین ہے جس کے متولی
آج کل سید ابراہیم نائب الحرام الشریف ہیں اور اس پر صالح بن کاسب کی عمارتیں
بنی ہوئی ہیں۔

مذکورہ پوری حویلی اپنی زمین، عمارت اور اپنی تمام فضاؤں، صحنوں اور تمام حقوق و منافع اور جملہ لواحق و توابع، پانی کی نالیاں و راستے، غرضکہ جو کچھ اس حویلی کی طرف شرعاً منسوب کیا جاسکتا ہے (جس کو بائع و مشتری جانتے ہیں) یہ سب کچھ ایک ہزار گنی انگریزی نقد میں فروخت ہوئے۔ یہ خریداری صحیح اور شرعی خریداری ہے اور یہ بیع صریح مختتم، لازم و جازم بیع ہے۔ بیع کے تمام شرعی حقوق ملحوظ رکھے گئے ہیں۔ کوئی قول اور کوئی دعویٰ اس بیع کو باطل نہیں کرسکتا۔ اور کوئی شرط اور کوئی اختیار اس کو فاسد نہیں کرسکتا۔ یہ بیع کامل شرعی بیع ہے۔ جو بائع و مشتری کے صریح ایجاب و قبول سے منعقد ہوئی۔ اور پوری قیمت مشتری نے اپنے مال سے بائع مذکور کے ہاتھ میں دیدی جس کا اقرار بائع کو ہے۔ بائع اس امر کا معترف ہے کہ اس نے پورے پورے

دام پالئے اور بائع مذکور نے مشتری مذکور حویلی مذکور پر قبضہ کر لینے کی اجازت دیدی اور مشتری نے اس پر قبضہ کر لیا اور اپنی سپردگی میں لے لیا۔ اور تمام ایسے موانع و عوائق سے جو اس بیع یا اس پر قبضہ و سپردگی میں خلل انداز ہوں، خالی ہونے کی حالت میں خریدار نے اس حویلی کو اپنے لیے مخصوص کر لیا۔ پھر بائع مذکور نے ہر طرح کے غبن اور دھوکے اور ہر طرح کے دعوی سے خریدار کو بری الذمہ کر دیا اور خریدار نے اپنی برات قبول کر لی ـــــ ان تمام مراحل کے طے پا چکنے کے بعد حویلی اپنے تمام حقوق و منافع کے لحاظ سے خریدار مذکور کی خالص ملک ہو گئی۔ اگر کسی طرح کا کوئی دعویٰ ہو یا کوئی دعویدار اس حویلی پر اپنا کوئی حق ظاہر کرے تو اسکی جوابدہی بائع پر ہو گی۔ مشتری ہر طرح کی جوابدہی سے بری الذمہ ہے۔ بائع و مشتری کے درمیان بیع و شراء کے منازل طے پا چکنے کے بعد حاکم شرع نے (جن کا ذکر ہو چکا ہے) اس بیع کو نافذ قرار دیا اور بائع و مشتری میں تفرقِ ابدان ہو گیا۔ الغرض شرعی نقطۂ نظر سے یہ بیع ہر طرح سے کامل و مکمل ہو گئی اور حویلی مذکور مشتری کی خالص ملکیت میں آگئی۔

شیخ عثمان ساب ابن الشیخ المرحوم ابراہیم خطیب ابن الشیخ جمال خطیب مجلس شرعی میں پھر دوبارہ حاضر ہوئے اور بحالت صحت و سلامتی ہوش و حواس سے اہلیت تصرفات شرعیہ حاکم شرعی موصوف کی خدمت میں اس امر کا صحیح و شرعی اعتراف کیا کہ جو کچھ ان کی ملک میں ہے اور اس وقت تک ان کے تحتِ تصرف ہے اور جس کے متعلق تمام دعاوی شرعیہ کے وہ ذمہ دار ہیں، اس کو خالصاً لوجہ اللہ الکریم انھوں نے ہمیشہ کے لیے وقف کر دیا تاکہ اس دن جبکہ متصدقین کو اجر جزیل ملے گا

اور حق تعالیٰ نیکی وبھلائی کرنے والوں کے نیک بدلوں کو ضائع نہیں کرے گا۔ ان کو بھی بلا استحقاق اجر کی امید قایم ہوسکے اور تاکہ سیّد المرسلین (سرکار دوجہاں) صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی پر عمل کی سعادت حاصل ہوجائے کہ جب انسان دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اس کے سارے عمل منقطع ہوجاتے ہیں۔ لیکن تین - (۱) صدقہ جاریہ۔ (۲) وہ علم جس سے نفع اٹھایا جائے - (۳) صالح اولاد جو دعائے خیر کرتی رہے۔ اور وقف بھی صدقہ جاریہ ہے۔

وقف شدہ جائداد یہی حویلی ہے جس کا ذکر پہلے ہوچکا ہے اور جس کے حدود اربعہ بیان کیے جاچکے ہیں۔ ٹھیک یہی حویلی، اپنی زمین وعمارت اور اپنی جمیع فضاؤں صحنوں، اپنے تمام حقوق ومنافع اور جملہ لواحق وتوابع غرضکہ جو کچھ اس کی طرف شرعاً منسوب ہوتا ہے، جسے واقف جانتا ہے، سب کے اعتبار سے وقف ہوئی۔ واقف نے ابدی، سرمدی قیامت تک کے لیے صریح وصحیح وقف کیا اور محض خالصاً لوجہ اللہ الکریم وقف کیا۔ یہ حویلی نہ فروخت ہوسکتی ہے نہ رہن رکھی جاسکتی ہے۔ نہ کسی کی ملکیت میں آسکتی ہے بلکہ قیامت تک کے لیے وقف ہے۔ اور ابدالآباد تک اپنے اصول وضوابط اور شرائط وجہات کے ساتھ، وقف ہی برقرار رہے گی۔

———(دفعات وقف)———

(۱) یہ پوری حویلی علاوہ دو کانوں دہلیز اور گودام کے، ریاست ٹونک راجپوتانہ (ہند) کے حاجیوں کی سکونت کے لیے موسم حج میں، وقف ہے۔ اگر ریاست ٹونک کا کوئی شخص حج کرنے نہ آئے تو دوسرے ہندوستانی غریب حاجیوں کی سکونت کے لیے وقف ہے۔ متولی اس امر کی دیکھ بھال کرتا رہے کہ اگر ریاست

ٹونک کا کوئی حاجی آجائے تو دیگر حجاج پر اس کو ترجیح ہوگی اور اس وقف میں ہمیشہ اس امر پر عمل کرنے کی رعایت رکھی جائے۔

(۲)۔ اگر خدانخواستہ ریاست ٹونک کا کوئی حاجی نہ پہنچے اور ہندوستان کے دوسرے شہروں سے بھی حجاج کی آمد نہ ہو اور آمد و رفت کا سلسلہ منقطع ہو جائے تو ریاست ٹونک کے ان فقیروں کی سکونت کے لیے وقف ہے جو مکہ مکرمہ میں مقیم ہیں کہ —— بقدرِ گنجائش اس میں سکونت کریں اور متولی کو حق ہے کہ جس کو چاہے رہنے دے، جس کو چاہے نہ رہنے دے۔ اگر ریاست ٹونک کے فقراء میں سے کوئی مکہ مکرمہ میں مقیم نہ ہو تو ہندوستان کے دوسرے شہروں کے فقراء کی سکونت کے لیے وقف ہے کہ بقدر گنجائش اس میں سکونت کریں اور متولی کو حق ہے کہ جس کو چاہے رکھے اور جس کو چاہے خارج کر دے۔

(۳) چاروں دوکانوں، دہلیز اور گودام کو متولی کو کرایہ پر چلانا چاہئے اور جو آمدنی ہو اس کو مکان کی مرمت اور صفائی پر صرف کرنا چاہئے۔ اس میں وقت ضرورت بیت الخلاؤں کی صفائی بھی شامل ہے۔

—— (تولیت اور متولی کے فرائض و اختیارات) ——

(۱) ان تمام اوقاف پر (جن کا ذکر اوپر ہو چکا) متولی، اول شیخ عبدالجبار بن شیخ عبدالرحمٰن بن شیخ علی جان دہلوی ہوں گے جو اس وقت مجلس شرعی میں حاضر ہیں پھر ان کے بعد ہندوستان کے صلحاء و دیانت دار و امانت دار لوگوں میں سے جس کو شیخ عبدالجبار متولی مقرر کریں وہ متولی ہوگا۔ اور آئندہ اسی طرح نظارت و تولیت کے متعلق عمل جاری رہے گا۔

دوکانوں وغیرہ کے کرایہ میں سے اس کی خدمت کے مطابق حق الخدمت مقرر کریں یہی حال ابدالآباد تک دوامی واستمراری طور پر جاری رہے۔ الیٰ ان یرث اللہ الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین۔

جب وقف تام ہو گیا اور واقف نے متولی مذکور کی سپردگی میں وقف مذکور کو دیدیا اور متولی مذکور نے اس کو قبول کر لیا اور شرائط وضوابط کی پابندی اپنے اوپر لازم کر لی تو واقف مذکور نے اس وقف کو اپنی ملک میں لوٹانا چاہا اور اس کیلیے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے (غیر مفتیٰ بہ) قول کی آڑ لی کہ حضرت امام صاحب علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ وقف صرف واقف کے قول سے لازم نہیں ہوتا، جب تک کہ حاکم شرعی اپنے فیصلہ سے اس کو لازم نہ کر دے اور چونکہ حاکم شرع نے اس وقف کو لازم نہیں فرمایا ہے۔ صرف واقف کا (میرا) قول ہے اس لیے میں اس وقف سے رجوع کرتا ہوں اور موقوفہ حویلی کو اپنی ملکیت میں پھر لانا چاہتا ہوں متولی مذکور کا یہ جواب تھا کہ وقف کے معاملہ میں حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول مفتیٰ بہ ہے کہ صرف واقف کے قول سے یہ لازم ہو جاتی ہے۔ چاہے حاکم شرعی اس کو لازم فرمائے یا نہ فرمائے۔ واقف اور متولی کے اس نزاع نے طول پکڑا اور معاملہ عدالت تک پہنچا۔ اور حاکم شرع (جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے) کے اجلاس میں پیش ہوا۔ حاکم شرع نے دونوں کے بیانات کو کامل غور وخوض سے سنا اور وقف کے عام فوائد کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت امام ابو یوسف رح کے مفتیٰ بہ قول پر اپنے فیصلہ کی بنیاد رکھی اور واقف کے مطالبۂ رجوع واسترداد کو لغو قرار دیتے ہوئے وقف کو

لازم فرما دیا اور واقف کو رجوع عن الوقف سے باز رکھا اور متولی مذکور کی تولیت کو برقرار رکھتے ہوئے شرائط وقف کی پابندی اس پر ضروری و لازم کر دی۔

حاکم شرع کے اس فیصلہ کی رو سے پوری حویلی، اور چاروں دوکانیں انہی شرائط کے ماتحت جو واقف نے مقرر کی ہیں ابدالآباد کے لیے وقف لوجہ اللہ الکریم ہیں کسی کو اس میں تغیر و تبدیلی کا کوئی حق باقی نہیں ہے۔ فمن بدلہ بعد ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ، ان اللہ سمیع علیم (ترجمہ) جو شخص (حاکم کے فیصلہ کو) سن چکنے کے بعد اس میں کوئی تبدیلی پیدا کرے گا، اس کا گناہ بدلنے والے کے سر ہوگا، بیشک اللہ سمیع و علیم ہے۔ اور اللہ ہی نیک ہدایت دینے والا ہے۔ تاریخ تحریر۔ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ۔

شہود الحال

حسین۔ محمد سعید۔ محمد وفا۔ مصطفےٰ عوض۔ محمد حسن۔ کاتب احمد عوض العذری

نوٹ

وقف نامہ ہذا کی تکمیل ہوجانے کے دس روز بعد شیخ عثمان ساب واقف اور شیخ عبدالجبار دہلوی کے مکرر بیان اور تصدیق کی تکمیل ہوئی ہے جو اصل وقف نامہ کی پشت پر درج ہے۔ ذیل میں اس عبارت کا ترجمہ دیا جا رہا ہے۔

مہر

السید محمد عبدالہادی الکتبی ۱۳۲۵

بسم اللہ وبحمدہ

بیع وقف کی تکمیل و نفاذ کے بعد شیخ عثمان ساب مذکور، شیخ عبدالجبار بن المرحوم شیخ عبدالرحمن دہلوی کی موجودگی میں حاضر ہوئے اور انہوں نے برضا و اختیار، بلا اکراہ و اجبار

اس امر کا اعتراف کیا کہ اس حویلی کی خریداری اور وقف میں میرا نام عاریتہً ہے۔ درحقیقت نہ میں خریدار ہوں، نہ میں نے اپنی رقم سے خریدا ہے، نہ میں نے وقف کیا ہے۔ بلکہ اصل خریداری اور وقف جناب نواب ملکہ فردوس زمانی بیگم صاحبہ بالقابہا عرف لاڈلی بیگم صاحبہ کی رقم سے ہوتی ہے۔ رقم میں نے جناب بیگم صاحبہ کے وکیل ان ہی شیخ عبدالجبّار سے لی ہے اور خریداری اور وقف جناب فردوس زمانی بیگم صاحبہ زوجہ نواب حافظ محمد ابراہیم علی خاں والی ریاست ٹونک کی طرف سے اور ان ہی کی رقم سے عمل میں آئے ہیں۔ اور شرائط وضوابط وقف ان ہی کی مرضی وایماء سے مقرر کیے گئے ہیں اور تولیت وشرائط وفرائض تولیت میں بھی ان ہی کی مرضی وایماء کار فرما ہے میں اپنے اس بیان کو اس قبالہ کی پشت پر لکھ دیتا ہوں تاکہ حقیقت حال سب کو معلوم ہو جائے اور عام طور سے یہ بات جان لی جائے کہ یہ صدقہ جاریہ جناب بیگم صاحبہ کے جود وسخا کی ایک نہ مٹ سکنے والی زندہ وجاوید مثال ہے شیخ عبدالجبار مذکور نے بھی شیخ عثمان صاحب کے اس بیان کی حرف بحرف تصدیق کی اور دونوں کے بیان وتصدیق، اس قبالہ کی پشت پر ثبت ہوئے۔

دستخط مقر — دستخط مصدق

عثمان ابراہیم خطیب — عبدالجبار دہلوی

شہود الحـــــــال

عبداللہ دہلوی — عبیداللہ دہلوی — احمد بن موسیٰ امام حرم شریف

مرزا اسمٰعیل مظہر — عبدالصمد بن محمد صالح

رباط خلیلیہ ۱

(واقع محلہ شامیہ ۔ مکہ مکرمہ)

(خرید کردہ و وقف کردہ محترمہ خلیل زمانی بیگم صاحبہ مرحومہ)

یہ رباط مکہ مکرمہ میں حرم شریف سے بالکل قریب محلہ شامیہ میں متصل چھتہ خواجہ، جبل ہندی کے دامن میں واقع ہے۔ جدید توسیع کے اعتبار سے، قریب کی سڑکیں اور راستے مزید نکال دئے گئے ہیں جس کی وجہ سے حرم شریف اور زیادہ قریب ہو گیا ہے۔

یہ رباط جناب خلیل زمانی بیگم صاحبہ دختر صاحبزادہ عبدالرحیم خاں ابن صاحبزادہ جلال خاں ابن نواب محمد امیر خاں بانی ریاست ٹونک کے نام سے ۱۳۳۹ھ میں بقیمت ایک ہزار پانچ سو گنی انگریزی خریدی گئی اور ان ہی کی جانب سے وقف کی گئی۔ ۱۳ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ کو اس کی رجسٹری ہوتی۔ قبالہ ۱۷۷ ہے

یہ خریداری چونکہ بیگم صاحبہ کی جانب سے الشیخ ادریس دہلوی ابن احسان الحق دہلوی ابن الشیخ فضل حق دہلوی کی معرفت ہوئی تھی، اس لیے اس رباط کے متولی اور منتظم اُسی وقت سے جناب ادریس صاحب دہلوی ہی رہے۔ ان کے انتقال کے بعد ان کے پسران عبدالفتاح اور عبدالواسع صاحبان اس رباط کی نظارت کی خدمت انجام دیتے ہیں۔

اس رباط میں کوئی بواب مقرر نہیں ہے۔ بلکہ عبدالفتاح صاحب دہلوی، زمانۂ حج میں اسی رباط کے ایک حصہ میں قیام کر کے، رباط کی نگرانی کیا کرتے ہیں۔ رباط میں قیام کرنے کے لیے اجازت نامے ٹونک سے جاری ہوا کرتے ہیں۔

Abdulsattar Abduljabbar.

General Merchant.

Telegrams: "DEHLAVI"

Mecca, ١٩ صفر المظفر ١٣٤٢ 192

(Arabia.)

[illegible]

عکس ۲ حساب خریداری رباط تعلیلیہ ۱ و ۲ واقع محلہ شامیہ - مکہ مکرمہ

یہ رباط تین منزلہ عمارت پر مشتمل ہے۔ اور ماشاء اللہ بہت اچھی حالت میں ہے۔ ہر کمرے اور ہر منزل میں بجلی پانی کا خاطر خواہ انتظام ہے اور ہر کمرے میں بجلی کے پنکھے لگے ہیں۔ صفائی کا بھی پورا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

رباط کے دروازہ پر پتھر پر کندہ کیا ہوا کتبہ رباط کے نام کا لگا ہوا ہے اور اب بڑا بورڈ بھی لگایا گیا ہے ــــ رباط کا حساب ناظر صاحب کے پاس باقاعدہ رکھا جاتا ہے ــــــ رباط سے متصل جانب شمال جو مکان تھا ــــــ نئی سڑک کی توسیع کی وجہ سے وہ مکان منہدم کر دیا گیا۔ اسی طرح رباط کا حوش (میدان) جو رباط کے پچھلے حصہ میں واقع ہے اس کے ویران ہو جانے کی وجہ سے اس رباط میں بھی مرمت کی ضرورت ہے۔ کچھ اسباب پیدا ہو جانے کے بعد انشاء اللہ اس کی مرمت بھی کرا دی جائے گی۔ اب اس حوش پر پانی کے لیے ایک حوض (ٹنکی) بنوا دیا گیا ہے۔

رباط کی خریداری کے لیے بیگم صاحبہ کی جانب سے ۱۳۳۷ھ ہی سے رقوم جمع ہونا شروع ہو گئی تھیں۔ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ کو رباط خلیلیہ ۱ اور ۱۵ صفر ۱۳۴۱ھ کو رباط خلیلیہ ۲ خریدی گئیں۔ اور اس سلسلہ کے دوسرے مصارف کیے گئے۔ ۱۹ صفر ۱۳۴۵ھ مطابق ۲۵ اگست ۱۹۲۶ء کو عبدالستار عبدالجبار دہلوی کی جانب سے، رباطوں کی خریداری کے سلسلہ میں پورا حساب تیار کر کے بیگم صاحبہ کی خدمت میں ارسال کر دیا گیا۔ اس حساب کی فوٹو اسٹیٹ کاپی ساتھ میں شامل کی جا رہی ہے۔

خلاصہ وقف نامہ

رباط شامیہ مکہ مکرمہ

(موقوفہ خلیل الزمانی بیگم صاحبہ)

کوچہ نافذہ تاجبل ہندی

صدر دروازہ شمال (شاماً)

مکان نفیسہ بنت الشیخ مصطفیٰ بن محمد الشیخ الطوفان

شرق



غرب

مکان وارثان شیخ محمود صابر ناوی

جنوب (یمیناً)

مکان مملوکہ واقف الشیخ عثمان ساب

اصل واقف یا خریدار صاحبزادی خلیل زمانی بیگم بنت صاحبزادہ عبدالرحیم خان بن حافظ جلال خاں بن نواب میر خاں رئیس ٹونک۔

خریدار (ماموری الشراء) الشیخ ادریس دہلوی خلیل زمانی بیگم کی جانب سے خریدا۔

بائع :- الشیخ عثمان بن ابراہیم بن جمال الدین خطیب السرقی الشہیر بہ ساب،

قیمت :- ایک ہزار پانچ سو پچاس گنی انگریزی۔

تاریخ سند وتصدیق :- ۱۳ ربیع الآخر سنہ ۱۳۳۹ھ -

نمبر قبالہ :- قبالہ نمبری ۱۷۷ صحیفہ ۱۲۹ -

معرفان الشیخ عبداللہ بن عبدالرشید بن علی جان الدہلوی - و - صالح ساب مزی بن اسمٰعیل بن ابراہیم خطیب ساب۔

متولی :- الشیخ ادریس دہلوی تاجر باب دریبہ ساکن موقع صفا محلہ غزایہ ابن احسان الحق بن فضل حق دہلوی (ماموری الشراء)

مصدق :- محمد علی کتبی رئیس کتاب محکمہ شرعیہ مکہ کاتب ضبط محمد کامل کتبی و عبدالرحمٰن زمخشری۔

قاضی وقت :- الشیخ اسعد دہان قاضی مکہ مکرمہ۔

وقف نامہ رباطِ خلیلیہ
محلّہ شامیہ - مکّہ مکرّمہ

ٹکٹ

١٠٩ التسليم لعام ١٣٥٧

صورة مخرجه من السجل

ٹکٹ

نمقله احمد القارى رئيس المحكمة الشرعية الكبرى بمكة الفقير اليه عزشانه

بسم الله الرحمن الرحيم

بناء على الاقتضاء امرني جناب الفهامة المحقق مولانا الشيخ اسعد دهان قاضي مكة المكرمة باستماع الخصوص الآتي ذكره ادناه وتقريره وضبطه واجازته وعرضه عليه واذ نني بذلك كله اذناً مقارنا للقبول فلبيت امره وتوجهت انا العاجز محمد على كتبي رئيس كتاب المحكمة الشرعيه مستصحبا معي احد كتاب المحكمة الشرعية كاتب الضبط محمد كامل كتبي واحد المحاضرة عبد الرحمن زمخشري حتى وصلنا الى الدار الكائنة بمكة المكرمة بالزقاق الشهير بمحلة الشامية بزقاق السقيفه الشهيرة هذه الدار سكنى الشيخ عثمان ساب وعقد بالغرفة الثانية منها مجلسا شرعيا حضر فيه الشيخ عثمان بن ابراهيم بن جمال الدين خطيب السرتي الشهير بالساب المحرف الذات بتحريف الشيخ

عبد الله بن عبد الرشيد بن علي جان الدهلوي التاجر الشهير
بسويقه الساكن بمحلة الباب وصالح ساب الزمزمي بن اسمعيل
بن ابراهيم خطيب ساب المذكور من سكان هذه الدار المنعقد بها
المجلس المذكور وقرر طائعا مختارا وهو باكمل الاوصاف المعتبرة
شرعا بمحضر من الشيخ ادريس الدهلوي بباب الدريبه من
سكان موقع الصفا محلة العشائية ابن احسان الحق بن فضل حق
الدهلوي المامور في الشراء الآتي ذكره ادناه لأمرته المصونة خليل
زماني بيغم المقيمة الآن ببلدة ٹونك راجپوتانه احدى بلاد الهند
بنت المرحوم صاحبزاده عبد الرحيم خان بن المرحوم حافظ جلال
خان بن المرحوم نواب ميرخان رئيس ٹونك سابقا قائلا في
تقريره المعبر عن ضميره اني قد بعت ما هو الجاري في ملكي وحوزي
وتحت تصرفي وآل الي بالطريق الشرعي المتحقق بموجب حجة شرعية
صادرة من محكمة مكة المكرمة المشرفة مورخة بتاريخ غرة صفر
من عام تسع وثلاثين بعد الثلاثمائة والالف ومسجلة بنمرة
(١٢٣) وصحيفة (٩٠) المشموله بختم قاضي مكة المشرفة حالا مولانا
الشيخ اسعد دهان وذلك كامل الدار ارضا وبناء الكائنة بمكة
المكرمة ———— بمحلة الشامية المشتملة على دهليز
ومقعدين احدهما عن يمين الداخل من الدهليز المذكور و
الثاني عن يسار الداخل وعلى حوشي بموخرها مما يلي جهة اليمن

وعلى ثلاثة مجالس يعلو المقعد الذى هو عن يسار الداخل ومن
الدهليز المذكور يخلو ذات قائمة يعلو الدهليز وعلى مجالس بين
يعلو المقعد الذى هو عن يمين الداخل من الدهليز المذكور وثلاث
مبيتات واسطحة باعلا الدار المذكورة ومنافع ومرافق شرعية
التى يحدها شرقا الدار ملك المصونة نفيسه بنت الشيخ مصطفى
بن محمد رشيدى المطوف والجدار الفاصل بينهما مشترك بينهما
ايضا وغربًا الدار ملك ورثة المرحوم الشيخ محمد منور الضبانى
الجاوى والجدار الفاصل بينهما مشترك ايضا وشامًا بالسكة
النافذة الموصلة الى جبل الهندى وبها باب الدار المذكورة و
واجهتها ويمنا الدار الجارية فى ملكى انا المقر عثمان وبهذه الدار
المحدود بها الآن من جهة اليمن فتحات وشبابيك على الحوش المذكور
بيعا باتا قطعيا صحيحا شرعيا من هذا الحاضر معى بالمجلس الشيخ
ادريس الدهلوى المامور فى شراء ذلك منى لامرته المصونة
خليل خانى بنت المرحوم صاحب زاده عبد الرحيم خان المذكور
بايجاب وقبول شرعيين من الطرفين عارية عن الشروط المفسدة
والتلجئة والمواضعة بجملة التوابع واللواحق وكافة الحقوق و
المرافق بثمن قدره وجملته لكامل المحدود المذكور اعلاه الف
وخمسمائة وخمسين جنيها انكليزيا ذهبا عينا قبضتها انا المقر
عثمان سابق بيدى تمامًا وكمالا من يد هذا الحاضر الشيخ ادريس

الدهلوی من مال امرته المصونة خليل زمانی المذكورة و
سلمته كامل الدار بجميع محتوياتها المحدودة المذكورة
اعلاه لامرته المصونة خليل زمانی المذكورة تسليم مثلها
خالية عن الموانع والشواغل وهو اشتری منی ذلك لامرته المذكورة
وقبل وقبض وتسلم على الوجه المحرر وابرز من يده الحجة المذكورة
اعلاه ولدی مطالعتها وجدت مطابقة لتقريره المشروح اعلاه
وسالمة من شبهتی التزوير والتضييع فصدق الشيخ ادريس المذكور
على الشراء والقبض والتسليم والاستلام لامرته المصونة خليل
زمانی المذكورة تصديقا شرعيا بالمشافهة واجزت انا المأذون الشرعي
جميع ما تقرر لدی من كل ما ذكر اعلاه وامرت بضبطه وعرضه
على مولانا قاضی مكة المكرمة المشار اليه اعلاه فاحاط نظرا به و
اجازه ونفذه وارضاه واوجب العمل بمقتضاه وقد كتب ما هو
الواقع بالطلب وسجل تحريرا فی اليوم الثالث عشر من شهر ربيع
الآخر من عامنا هذا عام التاسع والثلاثين بعد الثلاثمائة
والالف من هجرة من له العز والشرف، صلى الله عليه وآله
وصحبه وسلم۔

جانب ثانی

رسم هذه الحجة وقدره الالف اربعة ومائة — قيدت بنمره — وصحيفه
دستخط رئيس كتبة المحكمه — ١٧٧ — ١٢٩
مفيد

مهر — محمد علی كتبی — مهر

جانب ثانی نقل حاصل شدہ در ۱۳۵۷ھ

مثراہ الشیخ ادریس الدھلوی لأمرتہ خلیل ۲ مانی ــ الخ

احالتہ الی کاتب العدل ــ قید بعدد ــ مخرج من سجلہ فی ۱۴ صفر

عدد ۲۱۲ عام ۱۳۵۷

۱۱۰ طبق اصلہ المورخ ۱۳ ربی عام ۱۳۳۹ ابنومرہ (۱۷۷)

۲۰ صفر ۱۳۵۷ھ مقید السجل رئیس القلم

دستخط تاج غرادی دستخط

۲۱۰ احالہ ـــ عدد جلد تاریخ ۵۷/۲/۲۱

عدد ۵۰ ۹۱ ۲

دستخط

صار اساء الشری وقدرہ خمسون قرشاً سعودیا

علی الصفحۃ وھی

دستخط

ترجمہ وقف نامہ رباطِ خلیلیہ محلہ شامیہ - مکہ مکرمہ

چونکہ جناب فاضل محقق مولانا شیخ اسعد دھان قاضی مکہ مکرمہ نے مخصوص مقدمہ ذیل کے واقعات سماعت، تحریر کرنے اور اپنے اجلاس میں پیش کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ چنانچہ میں خادم شرع محمد علی کتبی آفیسر صیغۂ رجسٹری ہمراہی ناظر محکمہ رجسٹری محمد کامل کتبی و عبد الرحمٰن زمخشری ملازم محکمہ قاضی صاحب موصوف کے حکم کی تعمیل میں روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ ہم سب مکان واقع محلہ شامیہ مکہ مکرمہ مسکونہ شیخ عثمان صاحب میں پہنچے۔ اور موقع پر شیخ عثمان صاحب ابن ابراہیم ابن جمال الدین خطیب متولی نے جن کی تعریف شیخ عبد اللہ بن عبد الرشید بن علی جان دہلوی سوداگر بازار سویقہ و ساکن محلہ باب سے اور صالح صاحب زمزمی ابن اسمٰعیل ابن ابراہیم ساکن اس مکان کے جہاں مجلس شرعی منعقد ہوئی تھی کی گئی اور موافق احکام شرعیہ بموجودگی شیخ ادریس دہلوی تاجر باب دریبہ ساکن موضع صفا محلہ قشاشیہ ابن احسان الحق ابن فضل الحق دہلوی مختار خریدار، و منجانب خلیل زمانی بیگم ساکن حال شہر ٹونک راجپوتانہ (جو کہ ہندوستان کے شہروں میں سے ایک شہر ہے) دختر صاحبزادہ عبد الرحیم خاں خلف نواب امیر خاں جنت آشیاں یہ بیان دیا کہ میں نے مکان صحیح سالم واقع محلہ شامیہ مکہ مکرمہ جو کہ مملوکہ خود بطریق شرعی و قاعدۂ شرعی ہے۔ اور جس کا بیع نامہ مصدقہ محکمہ شرعیہ مکہ مکرمہ مورخہ یکم صفر ۱۳۳۹ھ عدد ۱۲۴ دیمبر صفحہ عدد ۹ مہری قاضی مکہ مکرمہ مولانا شیخ اسعد دھان ہے اور یہ مکان مشتمل ہے ایک صدر دروازہ کہ

جس کے دونوں جانب دو بیٹھک ہیں ان میں سے ایک صدر دروازہ کی دائیں
جانب اور دوسری بائیں طرف ہے اور جن کی پشت پر صحن ہے یمین کی جانب اور
اور اس کے بائیں بیٹھک پر تین نشست گاہ ہیں اور دائیں بیٹھک پر دو نشست
گاہ ہیں۔ اور تین کمرہ مع چھتوں کے مع حقوق داخلی وخارجی شرعیہ محدودہ ذیل
حد شرقی مکان مملوکہ مسماۃ نفیسہ بنت شیخ مصطفیٰ بن محمد رشید مطوف اور دیوار
فاصل مابین ہر دو مکان مشترکہ ہر دو مکان ہے۔ اور حد غربی مکان مملوکہ وارثان محمد متوزّ
تسمانی جاوی ہے اور ہر دو مکان کی دیوار خاص دونوں مکانوں کی مشترکہ ہے۔
حد جنوبی کوچہ نافذہ جو جبل ہندی تک جاری ہے اور اسی جانب مکان کا دروازہ
وغیرہ ہے۔ اور شمالی جانب مکان مملوکہ مظہر عثمان مذکور ہے اور مکان مذکور کے
صحن کی دیوار میں دریچہ اور جھروکہ ہیں جن مقر نے مکان مذکور کو بدست شیخ ادریس
مذکور کے ایجاب وقبول کے ساتھ بیع کیا بیعاً تاماً صحیحاً جو شروط مفسدہ و دھوکہ وغیرہ
سے خالی ہے جملہ مکان مذکور کو بالعوض مبلغ ایک ہزار پانچ سو پچاس گنی انگریزی
فروخت کیا اور مجھ مقر محمد عثمان نے تمام وکمال زر بیع ذریعہ شیخ محمد ادریس دہلوی
خلیل زمانی بیگم کے واسطے قبضہ میں دیدیا۔ اور شیخ محمد ادریس مذکور نے مجھ سے اپنی
موکلہ خلیل زمانی بیگم کے لیے خریدا۔ اور اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اور وقت معائنہ و
تصدیق خادم شرع نے مطابق اظہار محمد عثمان مکان مفصلہ بالا کو دھوکہ فریب
وشبہ سے خالی پایا۔ اور شیخ ادریس مذکور مشتری مکان نے خلیل زمانی بیگم کیلیے
خریدنے اور اپنے قبضہ میں آنے کی تصدیق شرعی بالمشافہ کی اور مجھ خادم شرع
نے اس کی تحریر وتصدیق کی اجازت دی۔ اور بعد التصدیق موصوف مولانا قاضی

مکہ مکرمہ کے اجلاس میں پیش کرنے کا حکم دیا اور قاضی صاحب موصوف نے بعد معائنہ و ملاحظہ کامل اس تصدیق کی اجازت دی۔ اور اس کو نافذ و جاری فرمایا۔ اور اس کے مقتضا کے موافق عمل کو واجب کیا۔ تاریخ تصدیق ہذا۔

۱۳ ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۳۳۹ھ فقط

رباط خلیلیہ ع۲

(واقع محلہ شامیہ (برجبل ہندی) مکہ مکرمہ)

(خریدکردہ وموقوفہ محترمہ خلیل زمانی بیگم صاحبہ ——— مرحومہ)

یہ رباط بھی محلہ شامیہ میں، رباط خلیلیہ ع۱ کے قریب ہی اس کے بالائی حصہ میں جبل ہندی پر واقع ہے۔ اس کی خریداری سنہ ۱۳۴۱ھ میں ان ہی بیگم صاحبہ کی جانب سے ہوئی۔ ۵/صفر سنہ ۱۳۴۱ھ کو اس کے وثیقہ کی تکمیل ہوئی۔ چونکہ یہ مکان نو تعمیر، نامکمل حالت میں خریدا گیا تھا۔ اس لیے اس وقت سے اب تک نامکمل حالت ہی میں واقع ہے اور غیر آباد ہے۔ اسی وجہ سے اس رباط میں اب تک کسی حاجی کے قیام کرنے کا موقع نہیں آیا۔ البتہ چونکہ یہ مکان بلندی پر واقع تھا اس لیے خریداری کے بعد ہی تقریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ صرف کر کے اس مکان تک پہنچنے کے لیے پہاڑ کی سیڑھیاں وغیرہ تیار کرادی گئی تھیں۔ اب وہاں ماشاء اللہ آبادی ہی آبادی ہے۔ رباط کے اس مکان سے کچھ اوپر جاکر ایک سڑک بھی نکال دی گئی ہے۔ جس کے ذریعہ رباط کے قریب تک سواری کے ذریعہ بھی آمد و رفت رکھی جا سکتی ہے۔

خریداری کے بعد عرصہ تک یہ مکان غیر آباد رہا۔ کچھ لوگ اس سے غلط فائدہ اٹھانے لگے۔ چونکہ کاغذ کی تکمیل پوری طرح نہیں ہوئی تھی۔ اس لیے سنہ ۱۳۶۸ھ میں وہاں کے ملکی قانون کے مطابق اس رباط کا وثیقہ خریداری

الشیخ محمود دہلوی کے نام سے تیار ہوا جو حارۃ الباب کی رباط فردوسیہ کے نظم کو بھی سنبھالے ہوئے ہیں یہ وثیقہ ۲۵ رجمادی الاولیٰ ۱۳۶۸ھ کا تیار شدہ ہے۔

اب تک یہ کاغذات اور یہ رباط اسی طرح غیر آباد اور نامکمل پڑے رہے۔ اب محمود صاحب دہلوی سے پوری طرح بات ہوگئی ہے کہ وہ اس کاغذ کے اعتبار سے وقف نامہ کی تکمیل بھی جلد کرادیں گے۔ وہ اس تکمیل کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔ اسی طرح رباطوں کی مرمت کے لیے رقم کا انتظام ہو جانے کے بعد، اس نامکمل رباط کو بھی انشاء اللہ جلد مکمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ تاکہ یہ رباط بھی جلد مکمل ہوکر آباد ہوجائے اور ٹونک کی دوسری رباطوں کی طرح اس میں بھی حجاج کرام قیام کرنے لگیں۔

رباط کی موجودہ نامکمل عمارت کی نگرانی کے لیے جناب محمود صاحب دہلوی کی جانب سے ایک یمنی صاحب کو رباط میں رکھ رکھا ہے۔ ان کو کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا اور نہ ان سے کسی قسم کا کرایہ وصول کیا جاتا ہے۔ اُمید ہے کہ آئندہ یہ رباط بھی انشاء اللہ جلد آباد ہو جائے گی۔

اس رباط کے حدود، پیمائش اور بنی ہوئی عمارت کی تفصیل منسلکہ نقشہ سے پوری طرح واضح ہے۔

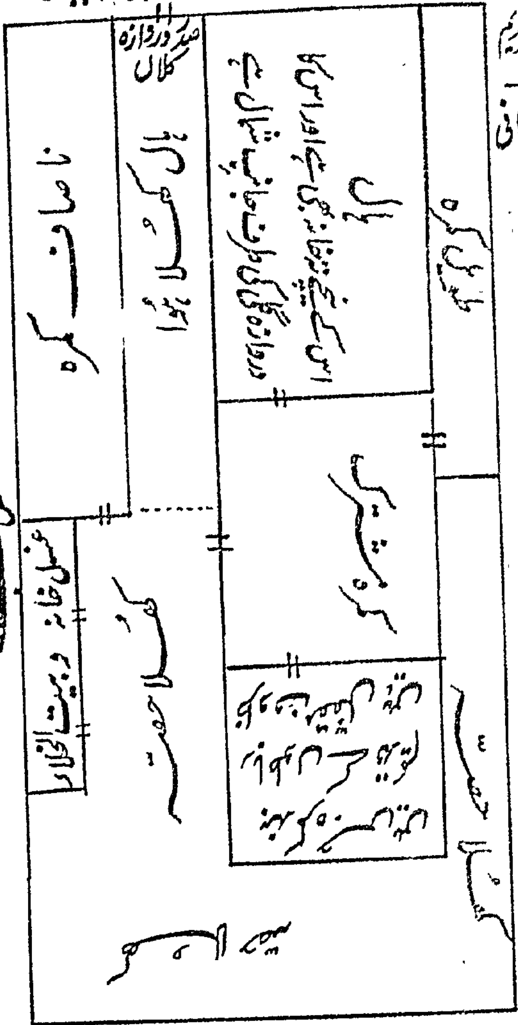
اس رباط کی خریداری کا حساب بھی عبدالستار عبدالجبار دہلوی کی جانب سے رباط شامیہ ۲ کے حساب کے ساتھ وصول ہوگیا تھا۔ وہاں سے آئے ہوئے حساب کی فوٹو اسٹیٹ کاپی کے ساتھ شامل ہے۔

نقشہ نظری رباط ٹونک محلہ شامیہ مکہ مکرمہ

(موقوفہ جناب خلیل الزمانی بیگم صاحبہ مرحومہ)

شمال (شمالاً) الزقاق الموصل الی علو الجبل و بہ بابان

محلہ شامیہ
بلدیہ مکان نمبر قدیم
۵۷۱
بواب عبداللہ الیمانی



پیمائش

من الشرق الی الغرب
مما یلی الشام والیمن
۱۷ متراً و ۲۰ سنتیاً

عرضاً
من الشام الی الیمن
مما یلی الشرق
۲۳ متراً و ۷۰ سنتیاً

رباطِ فردوسیہ

(واقع محلہ درویشیہ، مقابل باب المجیدی، مدینہ منورہ)

(موقوفہ محترمہ نواب فردوس زمانی بیگم صاحبہ عرف لاڈلی بیگم صاحبہ مرحومہ)

یہ رباط حرم شریف سے بہت قریب باب المجیدی سے باہر، محلہ درویشیہ میں واقع ہے۔ اور عمارت سے متصل جانب شمال رباط سے متعلق باغیچہ ہے۔ اس عمارت کی خریداری اس وقت کے ملکی قانون کے مطابق السید احمد بن السید حبیب اللہ بن پیر علی فیض آبادی مجاور مدینہ منورہ کے نام سے ۱۳۴۲ھ میں ہوئی۔ السید احمد صاحب مذکور نے ۱۱ر جمادی الآخری ۱۳۴۲ھ کو یہ مکان سید یٰسین کابلی کے ورثاء سے نیلام میں خریدا۔ اور ۱۵ر جمادی الآخری ۱۳۴۲ھ کو چار روز بعد ہی بیگم صاحبہ کی مرضی کے مطابق وقف کی ان تفصیلات کے ساتھ جن کا ذکر وقف نامہ میں ہے اپنی جانب سے وقف بھی فرما دیا اور اس کی رجسٹری کرا دی۔ قبالہ کا نمبر ۲۱۹ ہے۔ رباط کا متولی اور ناظر، وقتِ وقف خود بیگم صاحبہ، لاڈلی بیگم کو اور الشیخ عبدالجبار دہلوی کو مقرر کیا گیا۔ چنانچہ اس وقت سے یہ ذمہ داری عبدالجبار دہلوی اور ان کی اولاد ہی میں چل رہی ہے۔ البتہ چونکہ یہ حضرات مکہ مکرمہ رہتے تھے۔ اور رباطیں مدینہ منورہ میں ہیں۔ اس لیے ان دہلوی حضرات کی جانب سے اُسی وقت سے مدینہ کی رباطوں کی نگرانی کے لیے السید محمود مدنی کو اپنا وکیل مقرر کر دیا گیا تھا۔ جو مولانا حسین احمد صاحب مدنی کے بھائی تھے اور ماشاءاللہ

مدینہ میں اچھے مقام کے مالک تھے۔ چنانچہ سید محمود صاحب مدنی، وکیل کی حیثیت سے تاحیات رباطوں کی نگرانی بہتر طریقہ پر فرماتے رہے۔ اور ان کے انتقال کے بعد اب ان کے بیٹے سید حبیب صاحب مدنی رباطوں کی نگرانی فرما رہے ہیں۔

رباطوں میں قیام کے لیے ٹونک اور مکہ سے اجازت نامے جاری ہوا کرتے ہیں اور الحمدللہ ہر سال سیکڑوں حجاج اور زائرین ان رباطوں میں قیام کرکے استفادہ کر رہے ہیں رباط کی نگرانی کے لیے بواب مقرر ہے جس کے پاس روزانہ کا حساب رہتا ہے۔ بواب کی جانب سے ایک ہمہ وقتی چوکیدار مقرر ہے جو رباط کی حفاظت بھی کرتا ہے۔ اور صفائی بھی۔

رباط میں قیام کے لیے حجاج سے اجازت نامہ ہونے پر چھ ریال یا دس ریال فی حاجی کے حساب سے بجلی پانی کے مصارف کیلیے جمع کرائے جاتے ہیں۔ اور رباط کے حسابات باقاعدہ رکھے جاتے ہیں۔

دو چار سال قبل اس رباط کی کچھ مرمت تو کرادی گئی تھی اور صدر دروازے کی جانب کی تمام کھڑکیاں وغیرہ سب منزلوں کی تبدیل کرادی گئی تھیں۔ قدیم کھڑکیوں کی جگہ جدید طرز کی کھڑکیاں فٹ کرادی گئی تھیں۔ دکانوں میں سب میں شٹر فٹ ہیں۔ یہ عمارت بھی تین منزلہ ہے۔ اور ہر منزل اور ہر کمرے میں بجلی نل اور پنکھے حسب ضرورت فٹ ہیں پھر بھی اس عمارت میں اب بھی کافی مرمت کی ضرورت ہے۔ کمروں کے دروازے اور کھڑکیاں بھی اب تک پرانی وضع کی ہیں اور کچھ شکستہ ہیں جلد ہی انشاءاللہ رباط کی باقی مرمت کی تکمیل ہو جائے گی۔ رباط سے پیچھے باغیچہ کی جو غیر آباد زمین ہے آئندہ اسباب پیدا ہونے پر اس زمین میں بھی حجاج کے لیے کمرے تعمیر کرادیے جائیں گے۔ اس رباط کی خریداری کے بعد مکہ مکرمہ سے خریداری کا جو حساب بیگم صاحبہ کو وصول ہوا تھا اس کی ہو بہو کاپی شامل ہے:-

خلاصہ وقف نامہ

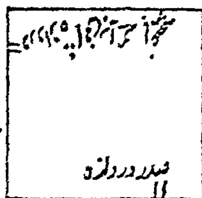
رباط مدینہ منورہ

(موقوفہ فردوس زمانی بیگم. لاڈلی بیگم صاحبہ)

الزقاق الحادث

شمال (شاماً)

غرب — الزقاق الحادث ثانیاً



شرقاً

جنوب (یمیناً و قبلةً)

الطریق العام الموصل للصدقہ

اصل خریدار و واقف۔ فردوس زمانی بیگم. لاڈلی بیگم صاحبہ بنت محمود خاں زوجہ نواب ابراہیم علی خاں رئیس ٹونک

خریدار و واقف تحریری۔ السید احمد بن السید حبیب اللہ بن پیر علی فیض آبادی مجاور مدینہ منورہ

(یہ جائداد انھوں نے ۱۱ رجمادی الآخر سنہ ۱۳۴۲ھ کو ورثاء سید یٰسین کابلی کے نیلام سے خریدی تھی)

تاریخ سند۔ ۱۵ رجمادی الاخری سنہ ۱۳۴۲ھ

نمبر قبالہ۔ عدد ۲۱۹

مصدق و قاضی وقت۔ احمد بن المرحوم اسعد کماخی القاضی بالمدینہ منورہ۔

متولی یا ناظر۔ لاڈلی بیگم صاحبہ الشیخ عبدالجبار الدھلوی و بعدہما اخوان و اولاد عبدالجبار

متولی موقت برائے تسجیل و تکمیل۔ بدرالدین احمد بن عبدالسلام بن سید یدلبن حسین

وقف نامہ رباطِ فردوسیہ

مدینہ منورہ

۲۱۹

هذه الصورة مخرجة من سجل محكمتنا المدينة المنورة الشرعية المحفوظ بها حسب تصديق قاضيها الحالى بختمه المنضوم ادناه ولذلك تحرر.

دستخط

قاضی صاحب

مافيه من الوقف الصحيح والشرط الصريح حكمت بصحته ولزومه فى خصوصه وعمومه عالما بالخلاف الجارى بين الائمة الاسلاف، و انا الفقير الى رحمة ربه القاضى ابو بكر احمد بن المرحوم اسعد كمامى القاضى بالمدينة المنورة غفر لهما وللمسلمين امر فى ۸ جمادى الاخرى سنہ ۱۳۴۲ھ

دستخط قاضی صاحب

مہر (محكمة المدينة المنورة) مہر (قاضی صاحب)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواقف من القديم على ظاهر افعالنا والمستكنة فى الضمير المنشئ بالنسبة الينا ما قدره فى الازل من الدقيق والخطير، المجرى ما اراده من الخير والشر على ايادى عباده لينتظم ملكه طبق قضائه وقدره ومراده، والصلوة والسلام على سيدنا محمد المبعوث للامة هدى

ورحمة، المحلى بنور هديه، دياجير المحنة والظلم، المجرى شرائع
الشريعة السمحاء بين جميع الخلق، وعلى اله واصحابه اهل الفضل
والفصل والصدق والحق، اما بعد فلما عد الوقف من جملة الصدقات
المحثوث اليها، المعول فى مد الحسنات ابداء عليها وانه من انفع
القربات ومن جملة افعال الخيرات والمبرات المعدودات لقوله
عليه الصلوة والسلام، وهو المرجى لكل عظيمة، المشفع فينا المبلغ
سؤله، اذا مات ابن آدم انقطع عمله الا من ثلاث، صدقة
جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له، وحث عليها كذلك
بقوله وهو المظلل بالغمامة، المومن تحت ظل صدقته يوم القيامة،
فرغب الرجل الحر العاقل البالغ الرشيد المحترم السيد احمد
بن السيد حبيب الله بن پير على من اهالى فيض اباد التجار
بالمدينة المنورة، الذى هو من اتباع الحكومة العربية الهاشمية،
حسب التقرير الشرعى المورخ فى اليوم الحادى عشر من شهر رجب الفرد
سنة ثمان وثلاثين وثلاث مائة والف بعد واحد ى وعشرين ان
ينتظم فى سلك جملة نظام الثلاث طامعا فى رحمة رب الغفور
بان لا ينقطع عمله الى يوم البعث والنشور وان يكون مظللا بما
وفق اليه يوم الحر والزحام من جملة الفائزين هنالك من
الانام، لحضر فى المجلس الشريف الشرعى ومحفل الدين الحنفى،
المرعى المعقود بمحكمة طابة الطيبة المحترم السيد احمد حبيب الله

المزبور واقربطوعه واختياره حال صحته وكمال عقله وجواز
تصرفاته الشرعية، بمواجهة المكرم بدرالدين احمد بن عبد السلام
بن سيد بدالى حسين، الذى اقامه الواقف الآتى ذكره تقريره
مترتبا على الوقف الآتى تفصيله موقتا لاجل التسجيل والتكميل،
وقرر قائلا بكلامه وعابر مفصحا عن قصده ومرامه ان كامل ابنية
وانقاض عرصة الستة المخازن المفرزة من البلاد الشهيرة بالدرويشية
الكائنة بخارج باب المجيدى ظاهر المدينة المنورة، المحدودة
المخازن المذكورة قبلة، الطريق العام الموصل للصدقة ومنه
الباب والاستطراق، وشاما، بالزقاق الحادث، وشرقا، الدار
العامرة المورثة من بكيرافندى وزندار الخزينة الجليلة النبوية
سابقا، وغربا، الزقاق الحادث النافذ، ومنه باب واستطراق ايضا
للباغية والدار المذكورة المحتكرة عرصة كل مخزن منها بحكره قدره
عشرون قرشا رائجا، سنويا لجانب وقف اغوات الحرم الشريف
النبوى، وكذلك كامل عمارة وانقاض خمسة مخازن مفرزة من
البلاد الدرويشية المذكورة المحدودة المخازن المذكورة، قبلة،
بالزقاق الخاص بملكى، وشاما، البعض بارض البلاد الدرويشية
المذكورة والبعض بملك محى الدين البخارى، وشرقا الدار العامرة
المورثة من بكيرافندى الوزندار المذكور، وغربا الزقاق الحادث
المذكور الذى عرضه سبعة اذرع معماريا ومنه الباب والاستطراق

المضمومة المخازن المذكورة جميعها اولاوآخرا على بعضها مدخل
الزقاق الخاص المذكور ايضاً فى جمله ذلك مجعولة قطعة واحدة
المبنى عليها دار اكبيرة عامرة ودوكانا وبركة وديوانا ومقاعد
ومجالس وغير ذلك المجعول قسما منها بستانا مغروسا فيه غروسات
جميع ذلك بحقه وحقوقه ملكى وتحت يدى وتصرفى مستقلا
بلا معارض ولا منازع ولا مشارك لى فيها اصلا بموجب الحجة الشرعية
المورخة فى اليوم الحادى عشر من شهر جمادى الأخرة سنة ثنتين
واربعين وثلاثمائة والف الصادرة من هذه المحكمة الشرعية
والى الان بالطوع والرضا والاستحسان بنية خالصة وعزيمة الى
فعل الخير جانحة قد وقفتها وحبستها واكدتها وابدتها وخلدتها
وقفا صحيحا شرعيا وحبسا صريحا مرعيا مويدا نافذا لازما ودواما
دائما وقفا منجزا لله تعالى ابتغاء مرضاته وهو الرب الرحيم وذخرا
ليوم لا ينفع مال ولا بنون الا من اتى الله بقلب سليم، يوم يجزى
الله المتصدقين ولا يضيع اجر المحسنين بالنية المقرونة بالجزم
والامضاء بجميع ذلك بعد العزم على سكنى الزوار الواردين من
الحجاج للزيارة الى طابة الطيبة مرقد اكرم مرسل اتى بالمزايا
الفاخرة والمكارم الطيبة من بلدة تونك راجپوتانه من الاقطار
الهندية فان لم يرد احد من البلدة المذكورة فلسكنى مطلق
الحجاج الواردين من الهند من اى بلدة كانوا ينظر المتولى الآتى

ذكره بلا بدل اجرة للسكنى، فان لم يرد احد من اهل الهند
فيكون لسكنى مطلق الفقراء من اى بلد كانوا فان وجد الموقوف
عليهما ولاثانيا بعد انعدامهم وانقطاع ورودهم يعاد الوقف
المذكور اليهم كما شرطا ولابنية الدوام والتابيد والتكرار والاستقرار
المرة بعد المرة والكرة بعد الكرة لايفسد ذلك تطاول الامد و
امتداد الابد الى ان يرث الله الارض ومن عليها وهو خير
الوارثين، على ان الدكان الواقعه تحت الدار المذكوره مع الدكاكين
التى ساجدثها انشاء الله تعالى فى غربي الحوش المذكور توجر و
يدفع من حصيل غلتها الحكر المقرر على جميع ذلك ابتداء من
اصل ذلك وما بقى من اجرتها يصرف فى تعمير وترميم الوقف المذكور
ومافيه بقاء عينه ورسمه واذا احتاج الوقف الى التعمير والترميم
ولم تف الاجرة الحاصلة من الدكاكين بتعميره ولم يتبرع
الناظر بالتعمير فحينئذ يوجر جانب من الدار المذكور لاجل التعمير
والترميم بالوجه المسطور وشرطت فى صلب عقد وقفى هذا شروطاً
اوردت عليها وجعلت المرجع والمصير اليها، اولها انى جعلت
النظارة على جميع وقفى المذكور لطوعى واختيارى للمصونة
المحترمة الحرة، الرزان المكرمة ذات العفة والاحسان بين
الناس لاڈلی بیگم بنت محمود خان زوجه المكرم محمد ابراهيم
على خان والشيخ عبد الجبار الدهلوى بن على جان بن عبد الله

مجتمعين ومنفردين ثم من بعد لاڈلی بیگم المذکورۃ وعبد الجبار
الدهلوی المذکور لاولاد عبد الجبار الدهلوی المذکور الاکبر
فالاکبر ثم من بعد اولاده لاخوان عبد الجبار المذکور الاکبر
فالاکبر ثم لاولادهم واولاد اولادهم واولاد اولادهم الاکبر
منهم فالاکبر الی الانقراض والعیاذ بالله تعالیٰ ویکون ادارة
الوقف المذکور بمعرفة المتولی بالوجه المشروح او معرفة وکیله
وان لم یوجد احد منهم ومنهم الارض خلت وتطاولت علیهم
بعد الانقراض والعیاذ بالله تعالیٰ من ذلك وعلت تؤل ولایة
الوقف المذکور لارشد رجل من اهل بلدة ٹونك من اهل الدیانة
والامانه والصلاح فان لم یوجد فلارشد رجل من اهل الهند
من اهل الصلاح والعفة والدیانة والامانة فان تعذر نسئل
الله السلامة من ذلك ولم یوجد منهم احد فترجع ولایة النظر
والتولیة علی الوقف المذکور المدیر الحرم الشریف النبوی کائنا من
کان بشرط رعایة جمیع شروطی المشروحة حتی انه لو عاد الی
المدینة المنورة احد من المشروط لهم السکنی والنظر یجری علیه
حکم الشروط المذکورة تماما یعنی لاحق للمدیریة فی النظارة الا مع
الخلو مطلقا من المشروط لهم النظر المذکورین، هکذا وقفت وقفی
ونصصت علیه بلفظ شرطی الصریح ووقفی اللازم الموکد الصحیح
وسلمته للناظر المقام علیه موفق ابد رالدین احمد هذا الحاضر

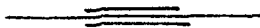
معى فى المجلس الشرعى فى محله بالوجه اللائق بالتخلية الشرعية
ورفعت عنه يدى بالكلية والجزئية وهو حازه اليه وتسلمه
منى التسليم الشرعى بالوجه المطلوب المرعى فصادقه على جميع
كلماته المشروحة واقربا لتسليم وتسليم الناظر موفقنابد رالدين
احمد المزبور، ثم ادعى الواقف المذكور بمحضر المتولى موقتا
المذبور قائلا ان وقف العقار وان كان صحيحا عند الامام الاعظم
ابى حنيفة النعمان المقدم عليه سحائب الرحمة والغفران ولكنه
غير لازم ويجوز للواقف الرجوع عنه فاسترديت لك الوقف بعوده
الى ملكى كما كان واطلب الحكم على المتولى بكف يده وتسليم
ايدى فى محله واجاب المتولى المذبور قائلا ان الامر وان كان عند
الامام المشار اليه كما ادعاه الواقف المذبور ولكن الوقف يكون لازمًا
بمجرد قول الواقف وقفت عند الامام الثانى ابى يوسف يعقوب
عليه الرحمة الرب الرحيم وبتسليمه الى المتولى وتيا بيده عند
الامام الثالث محمد بن الحسن الشيبانى شملهم الله جميعا بالرحمة
والغفران وامتنع من الرد والتسليم وطلب كل من المداعين الحكم
فى ذلك على وفق مبتغاه متمسكا بما قاله وادعاه فانى حينئذ حكمت
بصحة الوقف المذكور ولزومه فى خصوصه وعمومه عالما بالخلاف
الجارى بين السادة الائمة الاحناف والاسلاف وصار بذلك وقفا
صحيحا شرعيا ممتنع الرد والابطال وصار نقضه من قضايا المحال

فمن بدله بعد ما سمعه فانما اثمه على الذين يبدلونه ان الله
سميع عليم واجر الواقف على الرب الكريم ومنعت الواقف من المعارضة
للمتولى المذكور بدعواة الاسترداد المذبورة وما هو الواقع بالطلب
صار كتبه وتسجيله تحريرا فى اليوم الخامس عشر من جمادى الآخرة
سنة اثنين واربعين وثلاثمائه والف هجرية وصلى الله على
سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم تسليما كثيرا والحمد لله
اولا واخرا ـــ فقط ـ

شهود الحـــــــــــال

وغيرهما | محضر احمد صمدى | كاتبه الفقير الى رحمة رب القدير محمد عمر البرى





ترجمہ اردو وقف نامہ

رباطِ فردوسیہ

مدینہ منوّرہ

اس تحریر میں وقف صحیح اور شرط صریح کا جو ذکر ہے میں نے خصوص وعموم دونوں حیثیت سے اس کی صحت اور لزوم کا فیصلہ کیا۔ ائمہ اسلاف کے درمیان اس سلسلے میں جو اختلاف ہے۔ وہ بھی میرے علم میں ہے ۱۸ ر جمادی الآخری ۱۳۴۲ھ

دستخط قاضی صاحب مدینہ۔

احمد بن المرحوم اسعد کماخی قاضی مدینہ منوّرہ۔

(مہر محکمہ مدینہ منورہ) (مہر قاضی صاحب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

سب تعریف سزاوار ہے اس خدائے پاک کو جو ظاہری و باطنی امور سے واقف ہے۔ اور مقدرہ سہل واہم امور کا مہیّا کن ہے۔ اپنا حکم خیر وشر بندوں کے ہاتھوں جاری فرماتا ہے تاکہ حسب مراد و مقتضائے خود اپنے ملک کا انتظام فرمائے صلوٰۃ وسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اُمّت کے لیے رحمت وہدایت مبعوث فرمائے گئے

اپنے نور و ہدایت سے کفر کی تاریکیوں کو دور کیا اور شریعت مطہرہ کے قوانین خلق میں جاری فرمائے۔ آپ کی آل و اصحاب پر جو کہ اصحاب فضل و صدق ہیں۔ اما بعد، چونکہ وقف ان صدقات میں سے ہے جس کی طرف ترغیب دلائی گئی ہے۔ دائمی حسنات، انفع مقربات اور افعال حسنہ میں جس کا شمار ہے۔ حدیث میں ارشاد ہے۔ انسان کے مرنے کے بعد تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں مگر صدقہ جاریہ، اور وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا رہے اور نیک اولاد جو میّت کے لیے دعا کرتی رہے نیز ارشاد ہے ——— بندہ مومن بروز قیامت اپنے صدقہ کے زیر سایہ رہے گا بنابریں سیّد احمد بن سیّد حبیب اللہ بن پیر علی ساکن فیض آباد، مجاور مدینہ منوّرہ جو حکومت عربیہ ہاشمیہ کے اتباع میں سے ہیں ذریعہ تحریر شرعی مورخہ ۱۱ رجب ۱۳۳۸ھ یہ ۲۱ انھوں نے بحالت صحت عقل و حریت و بلوغ خدا کی رحمت کی امید کرتے ہوئے وقف کی خواہش کی تاکہ اس کا ثواب قیامت تک ان کو پہنچتا رہے اور روز حشر زیر سایہ صدقہ رہیں مجلس شرع شریف واقع مدینہ منوّرہ میں سیّد احمد مذکور نے حاضر ہو کر نصحت و کمال عقل و جواز تصرفات شرعیہ طوعاً و راغباً بمواجہہ بدرالدین احمد بن عبدالسلام بن سیّد بدل حسین جن کو واقف نے وقفی متولی بھی بنایا ہے جس کا ذکر اسی وقف نامہ میں ہے، وقف کی خواہش کی اور واضح طور پر اپنے مطلب و مقصد کی تقریر کرتے ہوئے اقرار کیا کہ مکانات واقع بیرون باب مجیدی محلہ درویشیہ مدینہ منوّرہ محدودہ بحدود اربعہ، جانب قبلہ (جنوب) راستہ عام جو موصل الصدقہ ہے اور اس جانب دروازہ اور راستہ ہے۔ جانب شام (شمال) کوچہ جدیدہ ہے جانب شرق، دار عامرہ ہے جو بکر آفندی وزندار خزینہ جلیلہ نبویہ کا موروثہ ہے۔

جانب غرب، کوچہ جدید، نافذہ ہے اور اس جانب بانچہ کا دروازہ وراستہ بھی ہے۔ اور دار مذکور کے جن حصوں میں کاشت ہوتی ہے اس کے ہر مخزن کا کرایہ بیس قرش رائجہ سالانہ ہیں جو حرم شریف کے اغوات (خدام) کے لیے وقف ہیں اس طرح بلاد درویشیہ مذکورہ کے پانچوں مخزن اور عمارات جن کے حدود یہ ہیں۔ جانب قبلہ (جنوب) کوچہ خاص جو میری ملکیت ہے۔ جانب شام (شمال)، بعض حصہ زمین بلاد درویشیہ مذکورہ اور بعض مملوکہ محی الدین بخاری، جانب شرق۔ دار عامرہ، موروثہ بکیر افندی ورندار مذکور، جانب غرب، کوچہ جدید مذکور جس کا عرض سات ذرعہ معماری ہے۔ اور اسی جانب دروازہ اور راستہ ہے۔ جو اوّل سے آخر تک تمام مخازن مذکور سے ملا ہوا ہے اور زقاق خاص مذکور کا مدخل بھی بعض حصہ میں ہے۔ اور یہ سب کا سب ایک قطعہ بنا لیا گیا ہے اور اسی پر بڑا مکان بنایا گیا ہے اور دکان حوض، دیوان خانہ اور بیٹھک وغیرہ بنائی گئی ہے اور اسی کے ایک حصہ میں باغ قائم کیا گیا ہے جس میں درخت وغیرہ لگائے گئے ہیں یہ تمام جائداد تمام حقوق کے ساتھ بلاشرکت غیرے میری ملکیت اور تصرف میں ہے اور اس میں کوئی منازع یا معارض نہیں ہے۔ اور یہ جائداد محکمہ شرعیہ کی دستاویز مورخہ ۱۱ رجادی الآخری ۱۳۴۲ھ کے ذریعہ میری ملکیت میں آئی ہے میں نے طوعاً و رغباً بہ نیت خالص و ارادۂ فعل خیر، جائداد مذکورہ بالا کو وقف کر دیا وقف صحیح شرعی، ہمیشہ جاری رہنے والا، منجز اللہ تعالیٰ برائے طلب رضائے رب رحیم، ذخیرہ بنایا اس دن کے لیے کہ متصدقین کو بدلہ دیا جائے گا اور محسنین کا اجر ضائع نہیں ہوگا۔ یہ وقف ان حجاج کے لیے ہے جو برائے زیارت روضۂ منورہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہر ٹونک راجپوتانہ واقع ہندوستان

سے مدینہ منورہ میں مقیم ہوں۔ اگر ٹونک سے کوئی نہ آئے تو مطلق ہندوستان کے حجاج، زیر نگرانی متولی بلا کرایہ مقیم ہوں۔ اگر ہندوستان سے بھی کوئی نہ آئے تو عام فقراء کسی بھی ملک کے ہوں مقیم ہو سکتے ہیں۔ اگر اہل ٹونک کا کسی وجہ سے خدانخواستہ ورود نہ ہو اور اس مدت میں دیگر ممالک کے فقراء مقیم ہوں تو جب اہل ٹونک کا وہاں ورود ہوگا، یہ وقف حسب شروط مذکورہ اہل ٹونک ہی کے لیے ہوگا، بہ نیت دائمی ابدی الی یوم القیٰمۃ ـــ نیز وہ دکان جو مذکورہ مکان کے نیچے ہے اور وہ دکانیں جو غرب میں ہیں انشاء اللہ عنقریب بنواؤں گا، کرایہ پر دی جاویں اور آمدنی سے مقررہ ٹیکس ادا کئے جائیں اور جو کچھ بچے وہ موجودہ عمارت کی تعمیر و ترمیم میں صرف ہو۔ اگر یہ آمدنی مرمت کے لیے کافی نہ ہو اور متولی اپنے پاس سے بھی صرف نہ کرے تو کچھ حصہ مکان حسب ضرورت متولی کرایہ پر دے سکتا ہے ـــ اس وقف میں چند شرطیں لازمی ہیں جو عقد وقف میں داخل ہیں جن پر عمل کا اصرار ہے۔ اول یہ کہ میں نے اپنی رضامندی اور اختیار سے اس وقف کا متولی جنابہ عالیہ .... لاڈلی بیگم صاحبہ .... بنت محمود خاں زوجہ محترمہ نواب ابراہیم علی خاں صاحب بہادر اور جناب عبدالجبّار صاحب دہلوی ابن علی جان بن عبداللہ کو اجتماعی طور پر اور انفرادی طور پر بنایا ہے۔ لاڈلی بیگم صاحبہ اور عبدالجبّار صاحب دہلوی مذکور کے بعد عبدالجبّار صاحب دہلوی مذکور کی اولاد متولی رہے گی۔ الاکبر فالاکبر۔ ان کے بعد عبدالجبّار صاحب کے بھائیوں کی اولاد متولی رہے گی ـ الاکبر فالاکبر۔ پھر اسی طرح اولاد در اولاد۔ اور اگر العیاذ باللہ ان کی کوئی اولاد نہ رہے تو ادارہ وقف متولی رہے گا۔ اس کے بعد ولایت وقف منتقل ہوگی ٹونک کے کسی

دین دار، متقی، امانت دار شخص کی طرف۔ اگر خدانخواستہ ٹونک کا بھی کوئی نہ ہو تو اہل ہند میں سے ایسا ہی کوئی دیانت دار شخص متولی ہوگا۔ اگر ہندوستان کا بھی کوئی شخص نہ رہے تو ولایت وقف منتقل ہو گی اس شخص کی طرف جو حرم شریف کا متولی ہوگا۔ مع رعایت تمام شروط مذکورہ۔ پھر بھی اگر مشروط لہم میں سے کوئی بھی مدینہ منورہ لوٹ آئے تو حسب شرط مذکورہ، ولایت اس کی طرف منتقل ہو گی۔

بہرحال تمام الفاظ تاکید کے ساتھ یہ شروط مشرحہ بالا، والفاظ صریح اس وقف کو موکد ولازم کر دیا گیا اور عدالت میں بدرالدین احمد جو کہ وقتی متولی ہیں ان کے سپرد کر دیا، جو مجلس ہذا میں موجود ہیں۔ اپنا قبضہ کلی وجزئی ہٹا لیا اور متولی مذکور نے اپنا قبضہ کر لیا اور تمام الفاظ واقف کو دوہرا کر تسلیم تسلیم کا اقرار کرا لیا پھر واقف نے بموجودگی متولی مذکور ادعا کیا کہ غیر منقولہ جائداد کا وقف اگرچہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحیح ہے لیکن بحق واقف لازم نہیں ہے یعنی واقف کو اس وقف سے رجوع کرنا اور رد وقف کر لینا اور موقوفہ شئی پر مالکانہ تصرف کر لینے کا اختیار ہے۔ اس طرح میں نے وقف کو رد کر لیا اور حکم کا خواستگار ہوں کہ متولی اپنا قبضہ ہٹا لے اور جائداد موقوفہ پر میرا قبضہ کرا دیا جائے ـــــــــ

متولی مذکور نے جواب دیا کہ رد وقف اگرچہ امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک صحیح ہے جیسا کہ واقف مذکور نے ظاہر کیا ہے لیکن امام ثانی ابویوسف یعقوب رح کے نزدیک صرف واقف کے وَقَفْتُ (میں نے وقف کیا) کہہ دینے سے وقف لازم ہو جاتا ہے اور امام ثالث امام محمد بن حسن شیبانی رح کے نزدیک، متولی کو سپرد کر دینے کے بعد وقف لازم اور موبد ہو جاتا ہے اور واقف کو رد کر لینے کا حق نہیں رہتا۔ فریقین میں سے ہر ایک نے

اپنے دعویٰ کے مطابق فیصلہ چاہا۔ لہٰذا میں (حاکم عدالت) نے ائمہ کے اختلاف کو مدنظر رکھتے ہوئے وقف مذکورہ کو صحیح مان کر لزوم کا حکم دیا۔ یہ وقف عدالت کے نزدیک صحیح ہے اور رد یا ابطال کا حق نہیں ہے اور اس وقف کا ٹوٹ جانا قضایا محال میں سے ہے فمن بدلہ بعد ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ ان اللہ سمیع علیم۔ واقف کو اجر دینا رب کریم پر ہے۔ واقف کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ یہ دعوائے رد و طلب مکان موقوفہ متولی مذکور سے کسی قسم کا معارضہ نہ کرے محررہ ۱۵ رجمادی الآخرۃ ۱۳۴۲ھ والحمد للہ اولاً و آخراً۔

شھود الحـــــــــــال

وغیرہ — محضر احمد صمدی — کاتب محمد عمر البری

مہر (محکمہ مدینہ منورہ)

رباط جمیلیہ

(واقع محلہ درویشیہ، مقابل باب المجیدی، مدینہ منورہ)

(موقوفہ محترمہ جمیل الزمانی بیگم صاحبہ اطال اللہ بقاءہا)

یہ رباط بھی رباط فردوسیہ سے بالکل متصل، باب مجیدی کے سامنے حرم شریف سے بہت قریب واقع ہے۔ ساتھ میں باغیچہ کا حصہ بھی ہے۔ جو دونوں رباطوں کا ایک یکجا اور مشترک معلوم ہوتا ہے۔

اس رباط کی خریداری بھی اس وقت کے ملکی قانون کے مطابق بیگم صاحبہ کی جانب سے ان ہی سید احمد بن سید حبیب اللہ بن پیر علی فیض آبادی مجاور مدینہ منورہ کے نام سے ہوئی جن کے ذریعہ رباط فردوسیہ خریدی گئی تھی۔ اصل خریداری ۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۴ھ کو بموجب قبالہ سید احمد صاحب کے نام ہوئی۔ اور ۲۱ محرم سنہ ۱۳۴۵ھ کو ان کی جانب سے بیگم صاحبہ کی ہدایت اور شرائط کے مطابق وقف نامہ کی تکمیل ہوگئی۔ جس کے قبالہ کا نمبر ۱۱۱ ہے۔

خریداری کے وقت سے اب تک دہلوی حضرات ہی اس رباط کی نگرانی کر رہے ہیں اور انھوں نے رباط فردوسیہ کی طرح اس رباط کی نگرانی کا وکیل بھی السید محمود مدنی کو بنا دیا تھا۔ اور ان کے انتقال کے بعد اب ان کے بیٹے سید حبیب صاحب مدنی وکیل ہیں اور رباط کے ضابطہ میں نگران ہیں۔ رباط کے حسابات بھی بواب کی جانب سے ان کو پیش کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ ان حسابات کو باقی ماندہ رقم

کے ساتھ دہلوی حضرات کو مکہ بھیج دیا کرتے ہیں۔

تین چار سال قبل کی ترمیم میں اس رباط کی بھی کافی مرمت کرائی جا چکی ہے۔ باہر کی ترمیم تو رباط فردوسیہ کیطرح ایک ساتھ ہوگئی جس کی وجہ سے اب یہ دونوں رباطیں باہر کی جانب سے ایک ہی معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن فردوسیہ کے مقابلہ میں اس رباط جمیلیہ کی اس وقت کافی مرمت ہو چکی ہے۔ فرش سب ٹھیک کرائے گئے ہیں غسل خانے اور بیت الخلاء صاف ستھرے بنوائے گئے ہیں۔ سب میں فلش سسٹم ہے۔ کمروں اور کھڑکیوں کے دروازے تمام تبدیل کرا کے نئے طرز کے دروازے لگا دیئے گئے ہیں۔ پہلے دونوں رباطوں کے صدر دروازے علحدہ علحدہ تھے اب ان دروازوں کو دکان کی حیثیت دیدی گئی ہے اور دونوں رباطوں کے درمیان جمیلیہ کی دکانوں میں سے ایک دکان کو مشترک صدر دروازے کی حیثیت حاصل ہے۔ جہاں چوکیدار بھی نگرانی کے لیے ہر وقت بیٹھا رہا کرتا ہے۔

صدر دروازے کی جانب اس رباط میں بھی کچھ دکانیں پہلے ہی نکلوا دی گئی تھیں۔ جو اب تک بحمدللہ آباد ہیں۔ مزید برآں رباط فردوسیہ کی طرح اس رباط کے پچھلے حصہ میں بھی باغیچہ کی زمین میں سڑک کی جانب دکانیں نکلوانے کا سلسلہ دو سال قبل شروع کر دیا گیا تھا۔ زیادہ دکانیں تعمیر ہو چکی ہیں۔ صرف دو تین دکانیں باقی رہ گئی ہیں۔ ان کی تعمیر کی تکمیل انشاءاللہ جلد عمل میں آجائے گی جو دکانیں تعمیر ہو چکی ہیں وہ ساتھ ہی کرایہ پر بھی دیجاتی رہی ہیں جس کی وجہ سے رباطوں کو بڑی سہولت پیدا ہو گئی ہے۔

رباط میں قیام کرنے کا وہی طریقہ ہے جس کی تفصیل رباط فردوسیہ میں تحریر کیگئی

بوّاب اور چوکیدار بھی وہی ہیں۔ اس رباط کے ایک کمرہ میں جو دروازے پر ہی ہے، رباطوں کا دفتر قائم ہے۔ جس میں ہر چیز ماشاء اللہ سلیقہ سے لگی ہوئی ہے ٹیلیفون بھی دفتر میں موجود ہے۔ دفتر کے رجسٹر اور فائل بھی ڈھنگ اور طریقہ سے تیار رہتے ہیں۔

یہ رباطیں انشاء اللہ آئندہ کافی ترقی کرنے والی ہیں آئندہ کی ترقی کیلیے ایک پلان بنا لیا گیا ہے۔ اس کے مطابق انشاء اللہ سال بسال عمل کیا جائے گا۔

چونکہ مدینہ کی رباطوں میں اوّل تو حجاج آٹھ دس یا بارہ روز کی مقررہ مدت کے لیے آتے ہیں اس لیے آہستہ آہستہ یہاں سب ہی کو قیام کا موقع مل جاتا ہے خواہ وہ ٹونک کے اجازت ناموں پر ٹھہرنے والے ہوں یا مکہ مکرمہ کے۔ اس کے علاوہ زمانۂ حج گذر جانے کے بعد دوسرے مہینوں میں بھی یہاں زائرین کے آنے جانے کا سلسلہ رہتا ہے۔ اور رباطوں میں بھی لوگ برابر قیام کرتے رہتے ہیں۔ یا عمرے والے آجاتے ہیں۔ درمیانی قیام کے لیے اوّل تو مکہ سے پرچے جاری ہوتے رہتے ہیں۔ یا پھر گنجائش ہوتی ہے تو بغیر پرچہ کے بھی لوگوں کا قیام کرالیا جاتا ہے۔ اور ان سے حسب قاعدہ بجلی پانی کے پیسے جمع کراتے جاتے ہیں۔

اس رباط کی خریداری محرم ۱۳۴۵ھ میں ہوئی۔ بعد خریداری و تکمیل حاجی عبدالستار عبدالجبار صاحب دہلوی کی جانب سے اس رباط کی خریداری کا حساب مورخہ ۱۹ر صفر ۱۳۴۵ھ مطابق ۲۸ر اگست ۱۹۲۶ء بیگم صاحبہ کی خدمت میں ارسال کر دیا گیا جس کی فوٹو اسٹیٹ کاپی ساتھ میں شامل ہے۔

خلاصہ وقف نامہ

رباط مدینہ

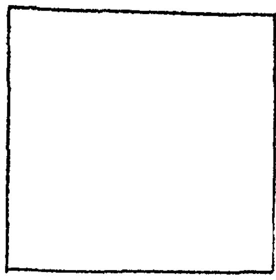
(موقوفہ جمیل الزمانی بیگم صاحبہ)

انقاض مملوکہ محمد بدر الدین بکر آفندی
مملوکہ سید احمد مذکور موقوفہ

ارض موقوفہ سید احمد مذکور

شمال (شاماً)

غرباً
مکان موقوفہ سید احمد مذکور
رباط مرحومہ زینت النسا بیگم



الطريق العام
شرقاً

جنوب یمناً

الطريق العام

اصل خریدار و واقفہ۔ جمیل زمانی بیگم بنت مولوی عبداللہ خاں زوجہ نواب ابراہیم علیخاں صاحب رئیس ٹونک

واقف تحریری۔ السید احمد بن السید حبیب اللہ بن پیر علی فیض آبادی مجاور مدینہ منورہ

تاریخ سند۔ ۲۱ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ

نمبر قبالہ۔ قبالہ ۱۱۱ صحیفہ ۵ عدد ۱۲

مصدق و قاضی وقت۔ الشیخ ابراہیم بن المرحوم عبدالقادر بری قاضی مدینہ منورہ۔

متولی و ناظر۔ صاحبزادی جمیل الزمانی بیگم و الشیخ عبدالجبار الدہلوی۔ بعد ہما اولاد اولاد عبدالجبار دہلوی

متولی موقت برائے تسجیل و تکمیل الشیخ عبید الرحمن بن عبدالرحمن الدہلوی۔

وقف نامہ رباطِ جمیلیہ
مدینہ منوّرہ

(اس مقام پر حکومت کے ٹکٹ چسپاں ہیں اور اُن پر قاضی صاحب مدینہ کے دستخط اس طرح ثبت ہیں)

الامر کما حرر فیہ
ابراهیم بن المرحوم عبد القادر بری القاضی بالمدینة المنورة الفقیر الیه عزشانه

مہر (المنورة محکمة المدینة)   مہر (بری ھدیر حافظ ابرا)

بسم الله الرحمٰن الرحیم ط

الحمد لله رب العالمین، الواقف من القدیم علی ظاهر افعالنا و المستکنة فی الضمیر و المنشئ بالنسبة الینا ما قدره فی الازل من الدقیق و الخطیر المجری ما اراده من الخیر و الشر علی انه عباده لینطق ملکه طبق قضائه و قدره و مراده و الصلوٰة و السلام علی سیدنا محمد المبعوث للامة هدی و رحمة المجلی بنور هدیه دیاجیر الجنة و الظلمة، المجری شرائع الشریعة السمحاء بین جمیع الخلق و علی اله و صحبه اهل الفضل و الفصل و الصدق و الحق، اما بعد فلما عد الوقف من جملة الصدقات المحثوث الیها المعول فی مد الحسنات ابداء علیها و انه من انفع القربات و من جملة افعال الخیرات و المبرات المعدودات قوله علیه الصلوٰة و السلام و هو المرجی لکل عظیمة المشفع فینا المبلغ سوله اذا مات ابن ادم ینقطع

عمله الامن ثلاث صدقة جارية اوعلم ينتفع به اوولد
صالح يدعو له وحث عليها اكذلك بقوله وهو المظلل بالغمامة
المرمن تحت ظل صدقته يوم القيامة، فرغب الرجل العاقل البالغ
الرشيد المحترم السيد احمد بن السيد حبيب الله بن پير على
من اهالى فيض اباد المجاور بالمدينة المنورة ان ينتظم فى جملة
النظام الثلاث طامعا فى رحمة ربه الغفور فانه لاينقطع عمله يوم
البعث والنشور وان يكون مظللا بما وثق اليه يوم العرض والزحام
من جملة الفائزين هنالك من الانام فحضر فى المجلس الشريف
الشرعى ومحفل الدين الحنيف المرعى المقصود بمحكمة طابة الطيبة
لدى انا ابراهيم بن المرحوم عبد القادر برى القاضى بالمدينة المنورة
حالا، المحترم السيد احمد بن السيد حبيب الله المزبور واقر بطوعه
واختياره حال صحته وكمال عقله وجواز تصرفاته الشرعية بمواجهة
المكرم الشيخ عبيد الرحمن بن عبد الرحمن الدهلوى الذى اقامه
الواقف الآتى ذكره تقررة متوليا على الوقف الآتى تفصيله موقتا
لاجل التسجيل والتكميل وقرر بكلامه وعبر عن قصده ومرامه
قائلا ان كامل ابنية وانقاض وغروسات الدار العامرة مع القطعة
المزروعة المتصلة بها الكائنة بخارج باب المجيدى بالمحلة الشهيرة
بالدار ويشية المحدود جميع ذلك قبلة وشرقا بالطريق العام
وغربا بدار وقفى انا سيد احمد المذكور وشاما بعضا لوقفى المذكور

والبعض بانتقاض ملك محمد سعد الدين بكير حمد فى المملوكة لى
بموجب حجة شرعية مؤرخة فى اليوم الرابع من شهر ربيع الآخر
سنة اربع واربعين وثلاثمائة والف حاوية لامضاء وختم
الشيخ احمد بساطى نائب القاضى بالمدينة المنورة سابقا والى
الآن بالطوع والرضا والاستحسان بنية خالصة وعزيمة الى الخير
جانحة قد وقفتها وحبستها واكدتها وابدتها وخلدتها وقفا صحيحا
شرعيا وحبسا صريحا مرعيا مويدا نافذا لازما ودواما دائما وقفا منجزا
لله تعالى ابتغاء مرضاته وهو الرب الرحيم وذخر يوم لا ينفع مال
ولا بنون يوم يجزى الله المتصدقين ولا يضيع اجر المحسنين بنية
مقرونة بالجزم والامضاء لجميع ذلك بعد العزم على سكنى الزوار
الواردين من الحجاج الى طابة الطيبة مرقد اكرم مرسل اتى بالمزايا
الفاخرة والمكارم الطيبة من بلدة التونك راجپوتانه من الاقطار
الهندية فان لم يرد احد من البلدة المذكورة فلسكنى مطلق
الحجاج الواردين من الهند من اى بلدة كانوا ينظر المتولى الآتى
ذكره بلا بدل اجرة للسكنى فان لم يرد احد من اهل الهند فيكون
لسكنى مطلق الفقراء من اى بلدة كانوا فان وجد الموقوف عليهم
اولاً ثانيا بعد انعدامهم وانقطاع ورودهم يعاد الوقف المذكور
اليهم كما شرطا ولا بنية الدوام والتابيد والتكرار والاستمرار
المرة بعد المرة والكرة بعد الكرة لا يفسد ذلك تطاول الامد وامتداد

الابد الى ان يرث الله الارض ومن عليها وهو خير الوارثين وشرطت
فى صلب عقد وقفى هذا شروطًا امدرت عليها وجعلت المرجع والمصير
اليها، انى جعلت النظارة والتولية على جميع وقفى المذكور بطوعى واختيارى
للمصونة المحترمة ذات للعفة والاحسان جميل زمانى بيگم بنت
المولوى عبد الله خان زوجة المحترم محمد ابراهيم على خان نواب
ٹونک راج پوتانه بالهند والشيخ عبد الجبار الدهلوى بن على جان
مجتمعين ومنفردين ثم من بعدهما الاولاد عبد الجبار المذكور الاكبر
فالاكبر ثم من بعد اولاده لاخوان عبد الجبار المذكور الاكبر فالاكبر
ثم لاولادهم واولاد اولادهم الاكبر فالاكبر الى الانقراض والعياذ
بالله تعالى وتكون ارادة الوقف المذكور بمعرفة المتولى بالوجه المشروح
او بواسطة وكيله وان لم يوجد منهم احد تؤل ولاية الوقف المذكور
لارشد رجل من اهل بلدة ٹونک المذكورة من اهل الديانة والامانة
والصلاح وان لم يوجد فلارشد رجل من الهند من اى بلدة كان
بشرط الصلاح والعفة والديانة وان تعذر ولم يوجد احد تصلح
تولية الوقف المذكور فيكون ولاية النظر والتولية على الوقف المذكور
لمدير الحرم الشريف كائنا من كان بشرط رعاية جميع الشروط المشروحة
حتى انه لو عاد الى المدينة احد من المشروط لهم السكنى والنظر يجرى
حكم شروطه المذكورة تمامًا يعنى لاحق للمدير فى النظارة المذكورة
الا مع خلو المشروط له النظر مطلقا هكذا اوقفت وقفى وتصفيت عليه

بلفظ شرطی الصریح ووقفی اللازم الموکد الصحیح وسلمته للمتولی
الشیخ عبد الرحمن هذا الحاضر معی فی مجلس الشرعی ورفعت عنه یدی
بالکلیة والجزئیة وحازه الیه وتسلمه منی بالتسلیم الشرعی بالوجه
المطلوب المرعی فصادقه علی جمیع کلماته المشروحة المتولی عبد الرحمن
المذکور ثم ادعی الواقف المذکور بمحضر المتولی عبد الرحمن المذکور
قائلا ان وقف العقار وان کان صحیح عند الامام الاعظم ابی حنیفة
النعمان ولکنه غیر لازم ویجوز للواقف الرجوع عنه والی بناء علی
ذلك قد استرددت الوقف المذکور الی ملکی کما کان وان هذا
المتولی قام فیام یعارضنی فی ذلك فاطلب الحکم علی المتولی بکف
یده وتسلیمه لسیدی فی محله واجاب المتولی المذکور قائلا
ان الامر وان کان عند الامام المشار الیه کما ادعاه الواقف
المذکور ولکن الوقف یکون لازما بمجرد قول الواقف "وقفت"
عند الامام الثانی ابی یوسف بن یعقوب علیه رحمة الرب الرحیم
وتسلیمه الی المتولی وتابیده عند الامام محمد بن الحسن الشیبانی
شملهم الله تعالی جمیعا بالرحمة والغفران وامتنع من الرد
والتسلیم وطلب کل من المتوافقین الحکم فی ذلك علی وفق مبتغاه
متمسکا بما قاله وادعاه فانی حینئذ حکمت بصحة الوقف
المذکور ولزومه فی خصوصه وعمومه عالما بالخلاف الجاری
بین السادة الائمة الاسلاف وصار بذلك وقفا صحیحا شرعیا

ممتنع الرد الابطال وصار نقضه من القضايا المحال فمن بدله بعد ماسمعه فانما اثمه على الذين يبدلونه' ان الله سميع عليم واجر الواقف على الرب الكريم وصفت الواقف من معارضة المتولی المذکور بدعواه الاسترداد المزبور وما هوالواقع مسجل وبالطلب کتب وحرر فی الیوم الحادی والعشرین من محرم الحرام سنة خمس واربعین وثلاثمائة والف۔

(جانب ثانی)

قوبلت علی الضبط — تقید وتقابل بالاصل والسجل

کاتب — رئیس الکتاب — قیدت وقوبلت

مهر — مهر (محمد محمود) — بصحیفه ۵ — عدد ۱۲ — المقید

عدد	غروش	
۱۴۷	۳۵۰	مهر

اس مقام پر بھی ٹکٹ ۳۵۰ قرش کے چسپاں ہیں اور ان پر تاریخ درج ہے

۲۴ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۵ھ

مهر — مهر ٹکٹ

قد صار استیفاء ..... ثلاثمائة وخمسون قرشا بریا۔

مهر

ترجمہ وقف نامہ جمیلیہ ۔ مدینہ منورہ

الامر کما حرر فیہ

دستخط قاضی صاحب مدینہ منورہ

ابراہیم بن المرحوم عبد القادر بری قاضی مدینہ منورہ

مہر (محکمہ مدینہ منورہ) مہر (حافظ ابراہیم بری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اس رب العالمین کو سزاوار ہے جو ہمارے ظاہر افعال اور باطنی امور پر ہمیشہ سے واقف ہے۔ ازل میں کم و بیش جو ہمارے لیے مقدر کر دیا ہے وہ ہم تک پہنچاتا ہے اور اپنے ارادہ کے موافق خیر و شر بندوں کے ہاتھوں جاری فرماتا ہے تاکہ حسب قضاء و قدر خود، انتظام ملک کرے۔ درود و سلام نازل ہو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی بعثت امت کے لیے ہدایت و رحمت ہے جنھوں نے محنت اور ظلم کی تاریک راتوں کو اپنے نور سے منور فرمادیا اور شرع شریف کے احکام خلق میں جاری فرمائے اور آپ کی آل و اصحاب پر جو فضیلت اور صدق و حق کے اہل ہیں۔

بعد حمد و صلوٰۃ کے چونکہ وقف ایسے صدقات میں سے ہے جس کی طرف آمادہ کیا گیا ہے۔ اس کا شمار حسنات میں ہے اور نافع ترین تقربات میں سے ہے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جن خیرات و صدقات کا ذکر ہے یہ بھی ان میں شامل ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انسان کے مرنے کے بعد تمام اعمال منقطع ہوجاتے ہیں مگر تین عمل ۔ صدقہ جاریہ، علم منتفع بہ، اور نیک اولاد جو دعا کرتی رہے۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ مومن روز قیامت اپنے صدقہ کے زیر سایہ رہے گا۔

بنا بریں سید احمد بن سید حبیب اللہ بن پیر علی فیض آبادی مجاور مدینہ منورہ جو کہ عاقل بالغ ذی شعور ہیں۔ خدا کی رحمت کی امید پر اس خیال سے کہ قیامت تک یہ نیکی قائم رہے گی اور یوم الجزاء (قیامت میں) کامیاب مخلوق میں ان کا شمار ہونے سے صدقہ جاریہ کے زیر سایہ رہیں گے۔ وقف کی رغبت کی اور سید احمد صاحب موصوف مجھ ابراہیم بن عبد القادر مرحوم بری قاضی مدینہ منورہ کے پاس مجلس شریف شرعی اور محفل دین حنیف، منعقدہ محکمہ مدینہ منورہ میں اس وقت تشریف لائے اور بحالت صحت و کمال عقل و قابل معاملات شرعی طائعاً و راغباً، جناب شیخ عبد الرحمٰن بن عبد الرحمٰن کے مواجہہ میں جس کو واقف نے بہ تفصیل ذیل اس وقف کا متولی بنایا ہے تصدیق و تکمیل کا اقرار کیا اور اپنے مطلب و مقصد کو ادا کرتے ہوتے ادا کرتے ہوئے بیان کیا کہ دار عامرہ کی تمام عمارت معہ انقاض (سامان متعلقہ جائداد) وغروسات کے (اشجار) اور مع اس قطعہ کے جس میں کھیتی کی جاتی ہے اور اس سے متصل ہے۔ جو محلہ در ولبشیہ میں بیرون باب مجیدی واقع ہے جس کے مکمل حدود یہ ہیں۔ قبلۃً (جنوباً) و شرقاً شاہراہ عام ہے غرباً، وہ مکان ہے جسے مقر سید احمد ہی نے پہلے وقف کیا ہے (رباط فردوس زمانی بیگم) (شمالاً) بعض حصہ میرے مذکورہ وقف کا ہے اور بعض میں انقاض (سامان) ملک محمد سعد الدین بکیر صدفی ہے جو کہ بروئے بیع نامہ مورخہ ۲ ربیع الاول ۱۳۲۲ھ

۱۳۲۲ھ میرا مملوکہ ہے اور اس بیع نامہ پر الشیخ احمد سباطی سابق نائب قاضی مدینہ منورہ کے دستخط اور مہر (تصدیق) ثبت ہیں۔ اس وقت میں نے اس مکان مذکور کو برضاء و رغبت خود بہ نیت خالصہ و ارادہ فعل خیر تمام الفاظ تابید (ہمیشگی) و تاکید و تخلید (دائمی) کے ساتھ وقف کر دیا۔ وقف صحیح شرعی مواد لازم نافذ، دواماً ابتغاءً اللہ تعالیٰ بہ طلب رضاء اللہ رب الرحیم، ایسے دن کا ذخیرہ بنانے کے لیے جس میں مال و اولاد نفع نہیں دیں گے، وہ دن جس میں اللہ تعالیٰ متصدقین کو بدلہ دیگا اور نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کریگا۔ بہ نیت متصلہ بالجزم و اجزاء مستحکم بعد ارادہ کاملہ، یہ وقف ان حجاج زائرین کی سکونت کے لیے ہے جو روضہ رسول پاک کی زیارت کے لیے ریاست ٹونک راجپوتانہ واقع ہندوستان سے آئیں اگر اہل ٹونک سے کوئی نہ آئے تو ہندوستان کے ان حجاج کے لیے ہے جو ہندوستان کے کسی بھی شہر سے آئیں۔ متولی مذکورہ ذیل کی نگرانی ہے کہ ان کا قیام بلا بدل کرایہ سکونت ہونا چاہیئے۔ اگر اہل ہند میں سے کوئی نہ آئے تو مطلق فقراء ان کی سکونت کے لیے جس شہر کے بھی ہوں۔ اہل ہند یا اہل ٹونک جب کبھی بھی آئیں گے یہ وقف ان کی ہی طرف لوٹے گا ...... میرے اس اصل وقف میں چند شرطیں ہیں جن پر اصرار ہے اور جن پر وقف کا دار و مدار ہے وہ یہ کہ میں نے برضاء و رغبت خود اس وقف کا متولی اور مہتمم جنابہ عالیہ محترمہ صاحبہ عفت و حرمت جمیل الزمانی بیگم دختر مولوی عبداللہ خانصاحب زوجہ محترمہ جناب نواب محمد ابراہیم علی خانصاحب بہادر نواب ٹونک راجپوتانہ واقع ہندوستان اور شیخ عبدالجبار دہلوی بن علی جان کو مجتمعاً و منفرداً کیا ہے۔ ان دونوں کے بعد عبدالجبار مذکور کی

اولاد کا حق ہے۔ جن میں بڑے کا حق پہلے ہوگا۔ اس کے بعد عبدالجبار کے بھائیوں کا حق ہے جن میں بڑا پہلے مستحق ہوگا۔ پھر ان کی اولاد اور اولاد کی اولاد۔ بڑا پہلے مستحق ہوگا۔ آخری اختتام نسل تک۔ اور اہتمام اور انتظام وقف معرفت متولی مذکور بہ طریق مشروحہ مفصلہ یا بتوسط وکیل ہوگا۔ ان میں سے اگر کوئی نہ ہو تو متولی شہر ٹونک کا پرہیزگار، نیک بخت، دین دار و سمجھ دار کوئی بھی ہوگا خدانخواستہ ٹونک کا کوئی نہ ہو تو متصف بہ صفات مذکورہ بالا، ہندوستان کا کوئی آدمی متولی ہوگا، اس کے بعد اگر کسی شہر کا بھی دین دار و متقی آدمی نہ ہو تو حرم شریف کا جو بھی متولی ہے وہ اس کا بھی متولی ہوگا بہ شرط لحاظ تمام شرائط مذکورہ اگر مدینہ منورہ میں مساکین و متولیان مشروطہ بالا میں کوئی لوٹیگا تو حسب شرط مذکورہ کا حکم لوٹ آتے گا۔ یعنی مدیر کے اہتمام میں کوئی دخل نہ ہوگا۔ مگر جبکہ مذکورہ بالا متولیان نہ پائے جاویں۔ میں نے ان شرطوں کے ساتھ یہ وقف کیا ہے اور شرط صحیح اور لفظ مؤکد صریح کے ساتھ اور وضاحت کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے اور متولی شیخ عبدالرحمٰن مذکور کے جو کہ اس جگہ موجود ہیں شرعی طریق پر سپرد کر دیا ہے اور اپنا قبضہ کلی و جزوی اٹھا لیا۔ متولی نے اپنا قبضہ کر لیا۔ مناسب شرعی طریق پر متولی مذکور نے تمام کلمات مشروع کو دوہرا لیا۔

پھر واقف مذکور نے متولی عبدالرحمٰن کے دعویٰ کیا کہ اشیائے غیر منقولہ کا وقف اگرچہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صحیح ہے۔ لیکن لازم نہیں ہے۔ اور واقف مذکور کو وقف لوٹانا جائز ہے۔ بنابریں اس وقف کو میں نے اپنی ملک میں واپس کر لیا۔ لوٹا لیا جس طرح پہلے تھا۔ اور یہ متولی مجھ سے جھگڑا کرتا ہے واپسی میں عدالت

سے حکم چاہتا ہوں کہ متولی کا قبضہ ہٹا دیا جائے اور اسی وقت میرے سپرد کرا دیا
جائے ـــــــ متولی مذکور نے جواب دیا کہ واقف موصوف کے دعوی کے مطابق
اگرچہ امام اعظم کے مذہب میں رد (واپس) کرنا صحیح ہے لیکن امام ابو یوسف
بن یعقوب علیہ الرحمتہ کے نزدیک واقف کے صرف قول "وقفت" (میں نے
وقف کیا) کہنے سے وقف لازم ہو جاتا ہے اور امام محمد علیہ الرحمتہ کے نزدیک
متولی کے سپرد کر دینے سے اور متوبد دائمی کر دینے سے ممتنع الرد اور نا قابل
واپسات ہو جاتا ہے۔ مدعی و مدعی علیہ ہر دو نے اندریں معاملہ فیصلہ چاہا اپنے
اپنے مدعی و خواہش کے موافق۔ پس مجھ قاضی عدالت نے ائمہ کے اختلاف کو پیش نظر
رکھ کر وقف مذکور کی صحت اور عموماً و خصوصاً لزوم کا حکم دیدیا۔ پس یہ وقف صحیح
شرعی ہے۔ اس کا رد اور بطلان ممتنع ہے اور اس کا توڑنا امر محال ہے (ترجمہ
قرآنی آیت) جس نے اس کو سننے کے بعد بدلا اس کا گناہ بدلنے والوں پر ہے بیشک
اللہ سمیع و علیم ہے۔ واقف کو اللہ اجر دے گا۔ واقف کو منع کر دیا گیا کہ متولی مذکور
سے معارضہ (نزاع) نہ کرے یہ مذکور کے دعوی ہیں۔ اس کی تصدیق کر دی گئی
بنا بر طلب بتاریخ ۲۱ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ تحریر کیا گیا۔ فقط۔

لفظ آخر

28105

اللہ کا شکر ہے کہ حرمین شریفین میں واقع، ٹونک کی رباطوں کے سلسلہ میں جس قدر ضروری حالات جمع کئے جاسکتے تھے، وہ اس کتاب کے ذریعہ پیش کئے جارہے ہیں انسان غلطیوں اور لغزشوں کا مجموعہ ہے اس لیے حالات کی ترتیب یا اشاعت میں کسی طرح کی لغزش نظر آتے تو درگذر فرمائیں۔ اور ضروری ضروری فروگذاشت سے مطلع کریں۔

یہ کتابچہ چونکہ، ان رباطوں کی صحیح خدمت کرنے، ان کے ضروری حالات کو شائع کرنے، اور اصل دستاویزات کو آئندہ کے لیے محفوظ کر دینے کی غرض سے شائع کیا جارہا ہے۔ اس لیے ربنا قدوس سے دعا ہے کہ وہ ان صدقات جاریہ کی مزید خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان رباطوں کو وقف کرنے والی اصل بیگمات، اور رؤسائے ٹونک کے ان، کارہائے خیر پر اجر جزیل عطا فرمائے۔ ابد تک، اس صدقہ جاریہ کو اسی طرح آباد، مفید اور کارآمد رکھے، تاکہ حجاج کرام رہتی دنیا تک ان میں قیام کرکے ہر طرح کی سہولت حاصل کریں اور وقف کرنیوالی بیگمات کے لیے دعائے خیر کرتے رہیں۔

رباطوں کو وقف کرنے کی اصل غرض یہ ہے کہ جانے والے حاجی صاحبان بغیر کسی کرایہ اور غیر معمولی مصارف کے وہاں سہولت سے قیام کرسکیں اور وہاں ہر طرح کا آرام حاصل کرسکیں اسی مقصد کو سامنے رکھ کر ہم سب کو رباطوں کی خدمت کرنا چاہئے ـــــ منتظم حضرات، ہندوستانی ہوں یا سعودی، رباطوں کے خدام ہوں یا بواب وچوکیدار، یا یہاں کی کمیٹی کے افراد، سب ہی کو یہ مقصد سامنے رکھنا چاہئے ـــــ یہ بات بہرحال ماننا پڑے گی کہ وہاں قیام کی جگہ محدود ہے اور جانے والے حضرات ماشاء اللہ لامحدود، اس لیے گنجائش کے مطابق ہی ٹونک سے اجازت نامے جاری ہوسکتے ہیں۔ ـــــ اگر اس سے زائد کے لیے مجبور کیا جائے گا تو حجاج ہی کو تکلیف ہوگی اور وہاں جگہ نہیں مل سکے گی۔ رباطوں کے نگراں حضرات کی بھی ذمہ داری ہے کہ زمانہ حج سے پہلے ہی رباطوں کی صفائی کرالیا کریں ضروری مرمت کرائیں۔ حجاج کیساتھ اخلاق اور ہمدردی کا برتاؤ کریں۔ بواب اور چوکیداروں کو پابند کریں کہ وہ حاجیوں سے اور انکی مجبوریوں سے غلط فائدہ نہ اٹھائیں۔ اسی طرح حاجی صاحبان پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ جو حضرات، صاحب ثروت ہیں، انہیں چاہئے کہ وہ ایثار سے کام لیں اور دوسرے ان غریب حاجیوں کیلیے قیام کا موقع دیں جو دوسرے وسائل سے محروم ہیں۔ اسی طرح وہاں پہنچکر بواب یا چوکیدار وغیرہ کو غلط طور پر پیسے دیکر سہولتیں حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ وہاں کے نظم وضبط کا خیال رکھیں۔ بے ضرورت بجلی و پانی صرف نہ کریں اور رباط کی صفائی کا لحاظ کریں۔ اہل خیر حضرات رباطوں کی مرمت میں جسقدر تعاون کرسکتے ہوں کرنے کی کوشش کریں۔ وہاں اگر یہ تعاون ممکن نہ ہو تو یہاں کے ذمہ دار حضرات سے رابطہ پیدا کریں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے پھر دعا ہے کہ وہ ان رباطوں کو اسیطرح آباد رکھے اور دن بدن مزید ترقی عطا فرمائے آمین

ہم ہیں جملہ اراکین

وقف حرمین شریفین بیگمات ٹونک۔ ٹونک راجستھان

اظہارِ تشکّر

اِس کتابچہ کو ختم کرتے ہوئے بڑا ظلم ہوگا، اگر میں اُن تمام افراد سے اظہارِ تشکّر نہ کروں، جنھوں نے "وقف حرمین شریفین بیگمات ٹونک" کی اِس کمیٹی کو قائم کرنے، اجازت ناموں کے اِس نظم کو باقی رکھنے، مفید مشورے دینے اور کتابچہ کی تیاری و اشاعت کے سلسلہ میں تعاون فرمایا۔ ملکۂ عالیہ جمیل الزمانی بیگم صاحبہ جو مدینہ شریف کی ایک رباط کی وقف کرنے والی بھی ہیں، ملکہ عزیز الزمانی بیگم صاحبہ، اُن کے برادرِ گرامی قدر جناب مرزا رفیع اللہ بیگ صاحب، جناب مرزا مصطفٰے بیگ صاحب، سب ہی نے متفق الخیال ہوکر اس نظم کو برقرار رکھا۔

سب سے آخر میں نواب صاحب مرحوم کے جانشین عالی جناب نواب محمد معصوم علی خاں صاحب بہادر بالقابہ نے اس کی توثیق فرمائی اور سرپرستی قبول کی۔ اِن حضرات ہی کے تعاون کا نتیجہ ہے کہ یہ کمیٹی بحمداللہ خیر و خوبی کیساتھ اپنی خدمات انجام دے رہی ہے اور حالات کی تبدیلی کے باوجود اِس نظم پر کوئی خاص اثر انداز نہیں ہوئی ہے۔

یہ کمیٹی مندرجہ ذیل اراکین پر مشتمل ہے:-

(۱) جناب شمس الدین احمد صاحب سابق ٹریزری آفیسر و پرائیویٹ سکریٹری نواب صاحب (صدر)

(۲) جناب حکیم سید ظہیر احمد صاحب برکاتی (رکن)
(۳) جناب حبیب الرحمٰن صاحب ایڈوکیٹ (رکن)
(۴) حکیم قاضی محمد عرفان خاں صاحب مرحوم (بعدہٗ)
(۵) حکیم محمد عمران خاں (خادم) (سیکریٹری)

بہرحال یہ سب ہی لوگ تہِ دل سے شکریہ کے مستحق ہیں، اللہ تعالیٰ سب کو مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور واقف حضرات کو اجرِ جزیل عطا ہوتا رہے۔ آمین

حکیم محمد عمران خان
سیکریٹری
وقف حرمین شریفین بیگمات ٹونک
ٹونک (راجستھان)